مسلمانوں کے عقیدے

مسلم کتابوی لاہور

Marfat.com

مُسلمانوں کے عقیدے

علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی

مُسلم کتابوی لاہور

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ الۡکَرِیۡمِ

اس کمپوزنگ کے جملہ حقوق محفوظ ہیں

کتاب ________ مسلمانوں کے عقیدے

مؤلف ________ حضرت علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی رحمۃ اللہ علیہ

صفحات ________ ۴۸

تاریخ اشاعت ________ یکم ربیع الثانی ۱۴۲۰ھ بمطابق ۱۶ جولائی ۱۹۹۹ء

تعداد ________ ۲۰۰۰

طابع ________ اشتیاق پرنٹرز لاہور

ہدیہ ________ ۱۲ روپے

ناشر ________ مسلم کتابوی لاہور

ملنے کا پتہ :

مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور

فون : ۷۲۲۵۶۰۵

Marfat.com

مسلمانوں کے عقیدے

عقیدہ نمبر 1 اللہ تعالیٰ پر ایمان	5
عقیدہ نمبر 2 نبی و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان	6
عقیدہ نمبر 3 اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان	11
عقیدہ نمبر 4 فرشتوں پر ایمان	12
عقیدہ نمبر 5 جنات کا بیان	13
عقیدہ نمبر 6 تقدیر پر ایمان	14
عقیدہ نمبر 7 عالم برزخ کا بیان	15
عقیدہ نمبر 8 قیامت پر ایمان	16
عقیدہ نمبر 9 قیامت کی نشانیاں	16
حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظہور	18
دجال کا حال	19
یاجوج ماجوج	20
تین زلزلے	22
آسمان سے دھواں	22
مغرب سے سورج کا نکلنا	22
دابۃ الارض کا نکلنا	23
ٹھنڈی ہوا	24
محشر میں لے جانے والے لوگ۔	24
قیامت کا آجانا	24
میدان محشر کا خوفناک منظر	25
عقیدہ نمبر 10 قیامت کے دن بندوں کے اعمال کا حساب حق ہے	38
عقیدہ نمبر 11 نامۂ اعمال کا داہنے ہاتھ میں ملنا	29
عقیدہ نمبر 12 میدان محشر حق ہے	29
عقیدہ نمبر 13 حوض کوثر حق ہے	30
عقیدہ نمبر 14 پل صراط حق ہے	30
عقیدہ نمبر 15 قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار حق ہے	31
عقیدہ نمبر 16 جنت و جہنم حق ہیں	32

Marfat.com

ایک ضروری تنبیہ	32
جنت کا بیان	33
جہنم کا بیان	36
جہنم کے عذابوں کی مختصر فہرست	36
کفر و ایمان	37
عقیدہ نمبر 17 ایمان اور کفر کے درمیان کوئی دین نہیں	38
عقیدہ نمبر 18 کسی گناہ کے کر لینے سے کوئی مسلمان کافر نہیں ہو جاتا	38
عقیدہ نمبر 19 کافر کے لئے دعائے مغفرت؟	38
عقیدہ نمبر 20 مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر کہنا ضروریات دین سے ہے	39
چند گمراہ فرقوں کا بیان	39
امامت و خلافت	43
عقیدہ نمبر 21 خلفاء کا بیان	43
عقیدہ نمبر 22 خلفاء کی افضلیت کا بیان	44
عقیدہ نمبر 23 عشرہ مبشرہ کے متعلق	44
عقیدہ نمبر 24 صحابہ کرام کی گستاخی و تعریف کے متعلق	44
عقیدہ نمبر 25 حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کے متعلق	44
عقیدہ نمبر 26 حضرات حسنین رضی اللہ عنہم کی شہادت کے متعلق	45
عقیدہ نمبر 27 یزید فاسق و فاجر تھا	45
عقیدہ نمبر 28 اہل بیت سے عقیدت و محبت	45
ولایت کا بیان	45
عقیدہ نمبر 29 اولیاء امت سے متعلق	45
عقیدہ نمبر 30 صحابی اور ولی کے رتبہ کے متعلق	46
عقیدہ نمبر 31 جاہل کو ولایت نہیں ملتی	46
عقیدہ نمبر 32 اولیاء کرام کے اختیارات	46
عقیدہ نمبر 33 اولیاء کرام کی کرامات حق ہیں	46

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

عقیدہ 1۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان

یہ دنیا نہ ہمیشہ سے ہے۔ نہ ہمیشہ رہے گی۔ یہ کسی نہ کسی وقت پیدا ہوئی ہے اور کبھی نہ کبھی فنا ہو جائے گی۔ تو یقین رکھو کہ دنیا کی سب چیزوں کا کوئی پیدا کرنے والا ضرور ہے۔ اسی کا نام "اللہ" ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ وہی تمام جہان کا بنانے والا ہے۔ آسمان' زمین' چاند' سورج' تارے' تمام آدمی' جانور' درخت وغیرہ دنیا میں جتنی بھی چیزیں ہیں سب کو اُسی نے پیدا کیا ہے۔ وہی سب کا مالک ہے وہی سب کو رزق دیتا ہے وہی سب کو پالتا ہے' جلانا اور مارنا اسی کے اختیار میں ہے۔ سب اس کے محتاج ہیں۔ وہ کسی کا محتاج نہیں۔ کوئی ذرہ بغیر اس کے حکم کے ٹل نہیں سکتا۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کوئی اس کو روک ٹوک کرنے والا نہیں ہے۔ وہ ہر کمال و خوبی والا ہے۔ اور ہر عیب و برائی سے پاک ہے وہ ہر ظاہر اور چھپی چیز کو جانتا ہے۔ ہر نعمت اور ہر عزت و ذلت اُسی کے قبضہ و اختیار میں ہے۔ وہ جسے جو نعمت چاہے دے اور جس سے جو نعمت چاہے چھین لے۔ وہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کر دے۔ جس کو چاہے امیر کر دے اور جس کو چاہے فقیر بنا دے۔ اس کا ہر کام حکمت اور انصاف سے ہے۔ چاہے بندوں کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے۔

جس طرح اُس کی ذات ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ اسی طرح اس کی صفتیں اور خوبیاں بھی ہمیشہ سے ہیں اور ہمیشہ رہیں گی۔ وہ زندہ ہے۔ وہ قدرت والا ہے۔ وہ سننے والا ہے۔ وہ دیکھنے والا ہے۔ وہ کلام کرنے والا ہے۔ وہ ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ ہر کام کو اپنے ارادہ سے کرنے والا ہے۔ صرف وہی عبادت کا حقدار ہے دوسرا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ایک ہے اور اکیلا ہے۔ نہ کوئی اس کا ساجھی ہے۔ نہ کوئی اس کا ساتھی۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے۔ نہ کسی کا بیٹا۔ نہ اس کی بیوی ہے۔ نہ کوئی رشتہ والا۔ وہ سب سے الگ اور سب سے بے

Marfat.com

پرواہ ہے۔ وہ بہت مہربان' نہایت رحم والا ہے۔ اور اس کی پکڑ بہت سخت اور اس کا عذاب بہت بڑا ہے۔ وہ آخرت میں مسلمانوں کو جنت دے گا اور کافروں کو جہنم میں ڈال دے گا۔ ہم سب اس کے بندے ہیں اور وہ ہمارا مالک اور معبود ہے۔

مسئلہ : ان سب باتوں کو سچے دل سے مان لینا اور ایمان رکھنا مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے۔ جو ان میں سے کسی ایک بات کو بھی نہ مانے وہ کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ جہت و مکان و زمان و حرکت و سکون اور شکل و صورت وغیرہ سے پاک ہے۔ دنیا کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کا دیدار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے۔ اور آخرت میں ہر سنی مسلمان کو اس کا دیدار نصیب ہوگا۔

عقیدہ 2۔ نبی و رسول ﷺ پر ایمان

چونکہ بندے نہ اللہ کو دیکھ سکتے ہیں۔ نہ اس کا کوئی حکم اور پیغام خود بخود سن سکتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت اور ان کو اچھا راستہ بتانے کے لئے کچھ انسانوں کو وحی کے ذریعہ اپنا پیغام دے کر بندوں کے پاس بھیجتا ہے۔ تاکہ اس کے ذریعے لوگ اللہ تعالیٰ کے حکموں اور پیغاموں کو سن کر اور سمجھ کر عمل کریں۔ انھی انسانوں کو "نبی" کہتے ہیں۔ اور اگر ان پر کوئی کتاب بھی اتری ہو۔ تو یہ "رسول" کہلاتے ہیں۔ ہر نبی اور رسول پر وحی یعنی خدا کا پیغام اترتا ہے۔ جس کو یہ حضرات خدا کے بندوں تک پہنچاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے سب نبی انسان اور مرد تھے۔ نہ کوئی جن نبی ہوا نہ کوئی عورت۔ ہاں البتہ فرشتوں میں سے بھی کچھ رسول ہوئے ہیں۔

جن انسانوں کو اللہ تعالیٰ نبی و رسول بنا کر بھیجتا ہے۔ ان کا نام' ان کا خا' ان' ان کا گھرانا بہت اعلیٰ۔ ان کی صورت ان کا چال چلن بہترین۔ ان کا کام ان کی ہر بات بہت ہی اچھی ہوتی ہے۔ ان کی عقل اور سمجھ اور ان کا علم سب انسانوں سے بڑھ کر ہوتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ان حضرات کو غیب کا علم بھی دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے ہر نبی و رسول کو تمام مخلوق

Marfat.com

سے افضل و اعلیٰ بناتا ہے۔ اور ان کو پیدائشی معصوم بناتا ہے۔ یعنی ان کو خدا کی طرف سے ایسی حفاظت خاص طور پر ہوتی ہے کہ ان بزرگوں سے کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ ہو سکتا ہی نہیں۔ یہ حضرات تمام گناہوں سے پاک رہتے ہیں۔ اور بہت زیادہ پرہیزگار اور عبادت گزار ہوتے ہیں اور ان بزرگوں کے بدن کی بناوٹ' اور ان کی عادت میں ہرگز کوئی ایسی بات نہیں ہوتی جس سے لوگوں کو نفرت ہو۔

ہر نبی و رسول کو اللہ تعالیٰ نے اِتنا اُونچا مرتبہ دیا ہے۔ کہ تمام مخلوق میں کسی کو نہیں مل سکتا۔ اور نبی و رسول ہونا یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ وہ جس کو چاہے اپنا یہ فضل عطا فرمائے۔ کوئی شخص اپنی محنت اور عبادت سے ہرگز نبی و رسول نہیں بن سکتا۔

ہر نبی و رسول کا ادب' ان کی تعظیم' ان کی فرمابرداری سب پر فرض اور ضروری ہے۔ کسی نبی و رسول کی ادنیٰ سی بے ادبی' اور ذرہ برابر توہین کفر ہے۔ ہر نبی و رسول پر ایمان لانا اور ان کو دل سے سچا ماننا مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے۔ اگر کسی ایک نبی کا بھی انکار کرے گا تو کافر ہو جائے گا۔ اللہ کے نبیوں اور رسولوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سب سے پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ اور سب سے آخری نبی ہمارے حضور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ اور ان دونوں کے درمیان جو نبی و رسول آئے ان میں سے کچھ بزرگوں کا نام قرآن مجید میں ہے اور کچھ حضرات کے نام حدیثوں میں آئے ہیں۔ اور کچھ کے نام اللہ و رسول ہی کو معلوم ہیں۔ اور امت کو اس کا علم نہیں دیا گیا ہے۔ اس لئے اس طرح ایمان لانا چاہئے کہ میں اللہ تعالیٰ کے تمام نبیوں اور تمام رسولوں اور اس کی کتابوں پر ایمان لایا۔ جن نبیوں اور رسولوں کے نام قرآن مجید میں ہیں وہ یہ ہیں :-

(1) حضرت آدم علیہ السلام **(2)** حضرت نوح علیہ السلام **(3)** حضرت ادریس علیہ السلام **(4)** حضرت ابراہیم علیہ السلام **(5)** حضرت اسماعیل علیہ السلام **(6)** حضرت اسحاق علیہ السلام **(7)** حضرت یعقوب علیہ السلام **(8)** حضرت یوسف علیہ السلام **(9)** حضرت لوط علیہ السلام **(10)** حضرت موسیٰ علیہ السلام **(11)** حضرت ہارون علیہ السلام **(12)** حضرت

Marfat.com

شعیب علیہ السلام (13) حضرت ہود علیہ السلام (14) حضرت داؤد علیہ السلام (15) حضرت سلیمان علیہ السلام (16) حضرت ایوب علیہ السلام (17) حضرت الیاس علیہ السلام (18) حضرت الیسع علیہ السلام (19) حضرت یونس علیہ السلام (20) حضرت ذالکفل علیہ السلام (21) حضرت صالح علیہ السلام (22) حضرت زکریا علیہ السلام (23) حضرت یحییٰ علیہ السلام (24) حضرت عیسیٰ علیہ السلام (25) حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم

سوال :۔ کیا ہر نبی اور رسول مرتبے میں برابر ہیں؟

جواب :۔ ہرگز نہیں۔ نبیوں اور رسولوں کا ایک دوسرے پر افضل ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيِّنَ (ترجمہ کنز الایمان) یقیناً ہم نے بعض نبیوں کو افضل بنایا۔

اور فرمایا:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط (ترجمہ کنز الایمان) یہ رسولوں کی جماعت ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے۔

لیکن لوگوں کو یہ علم نہیں ہے کہ کون کس سے افضل ہے؟ مگر ہمارے حضور حضرت محمد رسول ﷺ کا سب نبیوں اور رسولوں سے افضل و اعلیٰ ہونا قرآن مجید اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت سے ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی حضور ﷺ کی افضلیت کا انکار کرے یا اس میں شک کرے وہ کافر ہے۔ ہمارے حضور ﷺ کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا ہے۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا۔ ان حضرات کو "مرسلین اولوالعزم" کہتے ہیں۔ ان حضرات کے سوا تمام نبیوں اور رسولوں کا مرتبہ تمام انسانوں، تمام جنوں، اور تمام فرشتوں اور

Marfat.com

تمام مخلوقات سے افضل ہے۔

ہمارے حضور حضرت محمد ﷺ خاتم النبین ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ پر نبوت کا سلسلہ ختم فرمادیا کہ حضور ﷺ کے زمانے میں یا بعد میں کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ جو شخص حضور ﷺ کے زمانے یا حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے یا کہے کہ حضور کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے۔ تو وہ کافر ہے۔

سُوال :۔ کیا نبی کے لئے معجزہ والا ہونا ضروری ہے؟

جواب :۔ ہاں معجزہ نبی کے دعویٰ نبوت میں سچا ہونے کی دلیل ہوتا ہے۔ جیسے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ ہو جانا۔ اور آپ کا ید بیضاء (روشن ہاتھ)۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا۔ اور ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات تو بہت ہیں۔ اسی طرح دوسرے انبیاء کرام کو بھی طرح طرح کے معجزات اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں۔

سُوال :۔ معراج کیا ہے؟

جواب :۔ ہمارے حُضور ﷺ رات کے مختصر حصہ میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمانوں اور عرش و کرسی تک۔ بلکہ اس سے بھی اوپر جاگتے میں اپنے بدن کے ساتھ تشریف لے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ کا وہ قرب خاص حاصل ہوا جو کسی نبی اور فرشتہ کو کبھی نہ حاصل ہوا۔ اور آپ کو اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوا اور بلا واسطہ اللہ تعالیٰ سے کلام کیا۔ اسی کو "معراج" کہتے ہیں۔ یہ ہمارے حُضور کا بہت ہی خاص معجزہ ہے۔

سُوال :۔ کیا نبی اور رسول قیامت میں شفاعت بھی کریں گے؟

جواب :۔ ہاں سب سے پہلے ہمارے حُضور شفاعت کا دروازہ کھولیں گے۔ پھر سب نبی و رسول بھی شفاعت کریں گے۔ حضور ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے شفاعت کبریٰ (سب سے بڑی

Marfat.com

شفاعت) کا منصب و مرتبہ دیا ہے۔ جو شفاعت کا انکار کرے وہ بہت بڑا گمراہ ہے۔

سوال :۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے کسی قول و فعل کو حقیر سمجھنا کیسا ہے؟

جواب :۔ حضور اقدس ﷺ کے کسی قول و فعل یا آپ کی کسی سنت یا آپ کی کسی عادت یا آپ کے لباس وغیرہ کو حقیر سمجھنے والا کافر ہے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے نائبِ مطلق اور محبوب اعظم ہیں۔ آپ کی تعظیم و محبت رُکن ایمان بلکہ ایمان کی جان ہے۔ جب تک حضور کی محبت ماں باپ اولاد اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا۔[1]

اور حضور ﷺ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ حضور کی آل اور آپ کے اصحاب اور آپ کی ازواج اور سب متعلقین و متوسلین سے محبت رکھے اور حضور کے دشمنوں سے عداوت رکھے۔ اگرچہ وہ اپنا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

سوال :۔ کیا وفات کے بعد نبی اور رسول کو زندہ کہا جا سکتا ہے؟

جواب :۔ بے شک ہر نبی و رسول اپنی وفات کے بعد اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ ان کو روزی بھی ملتی ہے۔ اور یہ حضرات اپنی اپنی قبروں میں خدا کی عبادت بھی کرتے ہیں۔ اور ان حضرات کی زندگی شہیدوں کی زندگی سے بہت اعلیٰ و افضل ہے۔ اِن حضرات پر اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہونے کے لئے ایک لمحہ بھر موت طاری ہوئی پھر یہ بدستور زندہ ہو گئے ہیں۔ ہر نبی و رسول اور ہر شہید کے بارے میں یہی عقیدہ رکھنا چاہئے کہ وہ زندہ ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ ہم ان کی زندگی کو اپنے حواس سے جان نہیں سکتے۔ اس کو اللہ تعالیٰ نے ہم انسانوں سے چھپا دیا ہے۔ یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ لہٰذا اس پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

---

[1] نفی کمال ہے نہ کہ نفیِ نفسِ ایمان

Marfat.com

عقیدہ 3 : اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے بہت سی کتابیں اپنے رسولوں پر اتاری ہیں۔ یہ سب سچی کتابیں ہیں۔ ان سب کتابوں کو ماننا اور ان پر ایمان رکھنا مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ ان میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں۔ جو چار رسولوں پر نازل ہوئی ہیں۔ (1) توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر (2) انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر (4) زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر (4) قرآن مجید ہمارے حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ ان چاروں اور ان کے سوا دوسری اللہ تعالیٰ کی سب کتابوں پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ جو شخص خدا کی کسی ایک کتاب کا بھی انکار کردے وہ کافر ہے۔

سوال :۔ جب ہم قرآن مجید کے علاوہ توریت وانجیل اور زبور پر ایمان لاتے ہیں تو پھر ان کتابوں پر عمل کیوں نہیں کرتے ؟

جواب :۔ اس لئے ہم دوسری کتابوں پر عمل نہیں کرتے کہ یہ کتابیں ایک خاص وقت تک کے لئے تھیں۔ جب قرآن مجید نازل ہوا تو دوسری کتابیں منسوخ ہو گئیں۔ یعنی ان پر عمل کا وقت ختم ہو گیا۔ اب ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اگلی کتابوں میں جو اللہ تعالیٰ کے احکام ایک خاص وقت کے لئے اترے تھے وہ سب برحق اور سچے ہیں۔ اور جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے آئے تو وہ قرآن مجید کے مطابق ہوگی۔ تو ہم اس کو مان لیں گے۔ اور اگر قرآن مجید کے مطابق نہ ہوگی۔ تو ہم یقین جانیں گے کہ اگلی امتوں کے شریروں نے ان کتابوں میں ردّوبدل کر دیا ہے۔ اور اگر موافقت ومخالفت کچھ معلوم نہ ہو تو یہ حکم ہے کہ ہم نہ اس کو سچا مانیں۔ نہ اس کو جھٹلائیں۔ بلکہ یہ کہیں گے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام کتابوں پر ہمارا ایمان ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اگلی کتابوں کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے اگلی امتوں کے سپرد فرمائی تھی۔ تو ان شریروں نے امانت میں خیانت کی۔ اور خدا کی کتابوں میں بہت کچھ گھٹا

Marfat.com

دیا۔ اور قرآن مجید کی حفاظت کی ذمہ داری خود اللہ تعالیٰ نے لے لی ہے۔ اس لئے قرآن مجید میں ایک نقطہ بھی آج تک نہ کوئی گھٹا بڑھا سکا۔ نہ قیامت تک گھٹا بڑھا سکتا ہے۔ اس لئے قرآن مجید جیسا نازل ہوا تھا۔ قیامت تک ویسا ہی رہے گا اور اگلی کتابیں جیسی نازل ہوئی تھیں ویسی نہیں ہیں۔ بلکہ بہت کچھ ان میں کمی بیشی لوگوں نے کر ڈالی ہے۔

عقیدہ 4۔ فرشتوں پر ایمان

فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے نور سے پیدا فرمایا ہے۔ اور ان کو یہ طاقت دی ہے کہ وہ جو شکل چاہیں بن جائیں۔ کبھی وہ انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور کبھی دوسری شکلوں میں۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے ہیں۔ جو کبھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کرتے۔ وہ ہر قسم کے گناہوں سے معصوم ہیں۔ یعنی کبھی بھی ان سے کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ ہو سکتا ہی نہیں۔ فرشتے کچھ کھاتے پیتے نہیں۔ خدا کی بندگی ان کی زندگی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں قسم قسم کے کاموں پر مقرر فرمایا ہے۔ بعض جنت پر ہیں' بعض دوزخ پر' کچھ انسانوں کے اچھے برے کاموں کا اعمال نامہ لکھتے ہیں۔ کچھ روزی پہنچاتے ہیں۔ کچھ پانی برساتے ہیں۔ کچھ درخت اور کھیتی اگاتے ہیں۔ کچھ ماؤں کے پیٹوں میں بچوں کی صورتیں بناتے ہیں بعض مرنے والوں کی روحیں قبض کرتے ہیں۔ کچھ رسولوں کے پاس وحی یعنی اللہ تعالیٰ کا پیغام لایا کرتے ہیں۔ کچھ امتیوں کا درود و سلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچایا کرتے ہیں۔ غرض اس دنیا کا سارا کاروبار اللہ تعالیٰ کے حکم سے فرشتے چلاتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو اتنی بڑی طاقت دی ہے ایک فرشتہ اکیلا جو کام کر لیتا ہے۔ لاکھوں آدمی مل کر بھی وہ کام نہیں کر سکتے۔ ہم فرشتوں کو نہیں دیکھ سکتے۔ مگر وہ ہم لوگوں کو دیکھتے رہتے ہیں نبی و رسول فرشتوں کو دیکھتے تھے۔ اور قبروں میں مردے بھی فرشتوں کو دیکھتے ہیں۔

فرشتوں کی گنتی بے شمار ہے۔ مگر چار فرشتے بہت مشہور ہیں (1) حضرت جبرائیل علیہ السلام (2) حضرت میکائیل علیہ السلام (3) حضرت اسرافیل علیہ السلام (4) حضرت عزرائیل علیہ

Marfat.com

السلام۔ یہ چاروں فرشتے سب فرشتوں سے افضل ہیں۔ فرشتوں پر ایمان لانا بھی مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ جو فرشتوں کے موجود ہونے کا انکار کرے یا فرشتوں کی توہین و بے ادبی کرے۔ وہ کافر ہے۔

عقیدہ 5۔ جن کا بیان

جن اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جو آگ سے پیدا کی گئی ہے۔ ان میں بھی بعض کو اللہ تعالیٰ نے یہ طاقت دی ہے کہ جو شکل چاہیں بن جائیں۔ ان کی عمریں بہت لمبی ہوتی ہیں۔ ان کے شریروں کو "شیطان" کہتے ہیں۔ یہ سب انسانوں کی طرح کھاتے پیتے ہیں اور جیتے مرتے بھی ہیں۔ بیاہ بھی کرتے ہیں۔ اور ان کی اولاد بھی ہوتی ہے۔ یہ سب عقل والے اور روح و بدن والے ہوتے ہیں۔ ان میں مسلمان بھی ہیں اور کافر بھی ہیں۔ مگر ان کے کافروں کی تعداد بہ نسبت انسانوں کے بہت زیادہ ہے اور ان میں مسلمان نیک بھی ہیں۔ اور فاسق بھی ہیں۔ سنی بھی ہیں اور بدمذہب بھی ہیں۔ یہ یقیناً موجود ہیں۔ جو شخص جن کے موجود ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔ کیونکہ جن کا موجود ہونا قرآن مجید سے ثابت ہے۔

عقیدہ 6۔ تقدیر پر ایمان

دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے۔ اور بندے جو کچھ نیکی و بدی کرتے ہیں۔ دنیا پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ کو ان سب چیزوں کا علم تھا۔ جو اللہ تعالیٰ کے پاس لکھا ہوا ہے اسی لکھے ہوئے علم الٰہی کا نام "تقدیر" ہے۔ اور اسی کے مطابق دنیا میں سب کچھ ہو رہا ہے۔

سوال :۔ کیا تقدیر کے مطابق کام کرنے پر آدمی مجبور ہے؟

جواب :۔ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو نیکی و بدی کرنے کا اختیار دیا ہے لیکن آدمی جو کچھ اپنے اختیار سے کرتا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کے پاس لکھا ہوا ہے کیونکہ پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کہ کون کیا کرے گا۔ آدمی جو کرنیوالا تھا وہی لکھا ہوا ہے ایسا نہیں ہے کہ جو کچھ لکھ

Marfat.com

دیا گیا ہے آدمی اس کے کرنے پر مجبور ہے۔ مسلمان ہونے کے لئے تقدیر پر بھی ایمان لانا فرض ہے جو تقدیر کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

عقیدہ 7۔ عالَم برزخ کا بیان

جس طرح ہماری یہ دنیا ایک عالم ہے۔ اسی طرح دنیا اور آخرت کے درمیان ایک عالم اور بھی ہے۔ جس کو "عالمِ برزخ" کہتے ہیں۔ اور یہ عالم برزخ دنیا کے عالم سے بہت بڑا ہے مرنے کے بعد اور قیامت آنے سے پہلے سب جن وانسان وغیرہ اسی عالم میں رہیں گے۔ اس عالم میں کسی کو آرام ہے اور کسی کو تکلیف۔

مرنے کے بعد اگرچہ روح بدن سے جدا ہوگئی ہے۔ مگر روح کا تعلق بدن کے ساتھ باقی رہتا ہے۔ بدن پر جو کچھ گزرے گا روح ضرور اس سے آگاہ ومتاثر ہوگی۔ اور روح کو ضرور آرام یا تکلیف پہنچے گی۔ مرنے کے بعد مسلمان کی روح اپنے مرتبوں کے لحاظ سے مختلف مقاموں میں رہتی ہے۔ بعض کی قبر پر۔ بعض کی زمزم شریف کے کنویں میں۔ بعض کی زمین وآسمان کے درمیان۔ بعض کی آسمانوں پر۔ بعض کی اعلیٰ علیین میں۔ روح کہیں بھی رہے۔ مگر اپنے بدن سے روح کا تعلق بدستور رہتا ہے۔ جو کوئی قبر پر آئے اسے دیکھتی اور پہچانتی ہے۔ اس کا سلام اس کی بات سنتی ہے۔

یہ خیال کے مرنے کے بعد روح ایک بدن سے نکل کر دوسرے بدن میں چلی جاتی ہے۔ خواہ وہ آدمی کا بدن ہو یا کسی جانور کا۔ جس کو "تناسخ" یا "آواگون" کہتے ہیں یہ بالکل لغو اور باطل ہے۔ اور اس کا ماننا کفر ہے۔ مردہ کلام بھی کرتا ہے اور اس کے کلام کو جن وانسان کے سوا دوسرے تمام حیوانات سنتے بھی ہیں۔

دفن کے بعد قبر میں دو فرشتے آتے ہیں۔ ایک کو "منکر" اور دوسرے کو "نکیر" کہتے ہیں۔ یہ دونوں نہایت سختی کے ساتھ مُردے سے سُوال کرتے ہیں۔ پہلا سُوال **مَنْ رَّبُّكَ**؟ تیرا رب کون ہے؟ دوسرا سوال **مَا دِيْنُكَ** تیرا دین کیا ہے؟ تیسرا سوال **مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ**

Marfat.com

هٰذَا الرَّجُل ان کے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ مردہ اگر مسلمان ہے تو پہلے سوال کا جواب دے گا **رَبِّیَ اللّٰهُ** میرا رب اللہ ہے۔ اور دوسرے سوال کا جواب دے گا **دِیْنِیَ الاِسْلَامَ** میرا دین اسلام ہے۔اور تیسرے سوال کا جواب دے گا۔ **هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم** یہ تو رسول اللہ ﷺ ہیں۔ یہ جوابات سن کر منکر نکیر کہیں گے۔ تجھے کس نے بتایا؟ تو مردہ کہے گا کہ میں نے اللہ کی کتاب پڑھی ہے اور اس پر ایمان لے آیا ہوں۔ پھر اس کی قبر چوڑی کر دی جائے گی اور قبر میں جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جائے گا۔ جس سے جنت کی خوشبو اور ٹھنڈی ہوا قبر میں آتی رہے گی۔اس کی قبر میں جنتی بچھونا ہو گا۔اور جنتی لباس ملے گا اور وہ طرح طرح کی نعمتوں میں رہے گا۔

اور منافق سب سوالوں کے جواب میں کہے گا کہ **هَاه هَاه لَا اَدْرِیْ** افسوس مجھے تو کچھ معلوم نہیں۔ **کُنْتُ اَسْمَعُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ شَیْئاً فَاَقُوْلُ** میں لوگوں کو جو کہتے سنتا تھا وہ خود بھی کہتا تھا۔ یہ سن کر منکر نکیر کہیں گے کہ ہم کو معلوم تھا کہ تو کیا کہے گا؟ پھر اس کو جہنمی لباس پہنا کر اور اس کی قبر میں جہنمی بچھونا بچھا کر اس میں جہنم کی طرف کا ایک دروازہ کھول دیا جائے گا۔ جس سے جہنم کی گرم گرم ہوا اور بدبو قبر میں آتی رہے گی۔ اور عذاب کے فرشتے اس کو گرز سے مارتے رہیں گے۔اور سانپ اور بچھو اس کو کاٹتے اور ڈنک مارتے رہیں گے۔

مردہ اگر قبر میں دفن نہ کیا جائے۔ تو جہاں پڑا رہ گیا۔ یا پھینک دیا گیا غرض کہیں ہو اس سے وہیں سوالات ہوں گے۔اور وہیں ثواب و عذاب اسے پہنچے گا۔ یہاں تک کہ اگر اسے کوئی درندہ کھا گیا۔ تو اس درندہ کے پیٹ میں سوال جواب اور ثواب و عذاب پہنچے گا۔

جو مسلمان جمعہ کی رات میں یا جمعہ کے دن 'یا رمضان المبارک کے کسی دن یا رات میں مرے گا وہ منکر نکیر کے سوالات اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

Marfat.com

عقیدہ 8۔ قیامت پر ایمان

جس طرح ہر چیز کی ایک عمر مقرر ہے کہ اس کے پورے ہونے کے بعد وہ چیز فنا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح دنیا کی بھی ایک عمر مقرر ہے کہ اس کے پورے ہونے کے بعد دنیا اور دنیا کی ہر چیز فنا ہو جائے گی۔ اور ہر چیز کو فنا کر دینے کے بعد اللہ تعالیٰ دوبارہ سب کو زندہ کر کے اٹھائے گا۔ پھر سب کو میدانِ حشر میں جمع کرے گا۔ اور ہر ایک کے اچھے برے کاموں کا حساب لے کر نیکوں کو جنت میں بھیجے گا۔ اور بُروں کو دوزخ میں ڈال دیگا اسی دن کا نام "قیامت" ہے مسلمان ہونے کے لئے قیامت پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ جو قیامت کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

عقیدہ 9۔ قیامت کی نشانیاں

جس طرح مرنے والے کی موت سے پہلے موت کی کچھ نشانیاں ظاہر ہونے لگتی ہیں اسی طرح قیامت سے پہلے قیامت کی کچھ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ ان نشانیوں کی دو قسمیں ہیں علاماتِ صغریٰ اور علاماتِ کبریٰ یعنی قیامت کی چھوٹی چھوٹی نشانیاں اور قیامت کی بڑی بڑی نشانیاں۔

علاماتِ صُغریٰ :۔ قیامت کی چھوٹی چھوٹی نشانیاں بہت ہیں۔ جو بہت پہلے سے ظاہر ہونے لگیں گی۔ ان میں سے چند یہ ہیں :۔

(1) دنیا سے علم اُٹھالیا جائے گا۔ علماء نہ رہیں گے ہر طرف جہالت پھیل جائے گی۔ (2) زنا کاری اور بے حیائی بہت بڑھ جائے گی۔ (3) عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہو جائے گی۔ یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا انتظام سنبھالنے والا ایک مرد ہو گا۔ (4) مسیح دجال سے پہلے تیس دوسرے دجال آئیں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ نبوت حضور خاتم النبیین محمد ﷺ پر ختم ہو چکی ہے۔ چنانچہ ان میں سے بعض نبوت کا دعویٰ کرنے والے دجال پیدا ہو چکے۔ جیسے مسلیمۃ الکذاب و اسود عنسی و مرزا محمد علی باب و مرزا علی حسین بہار اللہ اور

Marfat.com

مرزا غلام احمد قادیانی اور بعض دوسرے ابھی پیدا نہیں ہوئے مگر ضرور ہوں گے۔ (5) لوگوں کے پاس مال بہت زیادہ ہو جائے گا۔ (6) عرب میں باغ کھیتی اور نہریں ہو جائیں گی۔ (7) دین پر قائم رہنا مشکل ہو جائے گا۔ (8) وقت بہت جلدی گزر جائے گا۔ سال اس طرح جلد گزر جائے گا جیسے ایک مہینہ' مہینہ یوں گزر جائے گا جیسے ہفتہ' اور ہفتہ یوں گزر جائے گا جیسے ایک دن۔ ایک دن یوں گزر جائے گا جیسے ایک گھنٹہ (9) زکوٰۃ دینے کو لوگ جرمانہ سمجھیں گے۔ (10) علم دین کو لوگ دنیا کمانے کے لئے پڑھیں گے۔ (11) مرد عورتوں کی فرمانبرداری کریں گے۔ (12) ماں باپ کی نافرمانی بہت زیادہ ہونے لگے گی۔ (13) امت کے پچھلے لوگ اگلے لوگوں پر لعنت کریں گے۔ (14) نہر فرات سے سونے کے خزانے نکلیں گے۔ (15) مسجدوں میں شور مچائیں گے۔ (16) گانے بجانے کی کثرت ہو گی۔ (17) سرخ آندھیاں آئیں گی۔ (18) زلزلے آئیں گے۔ (19) جھوٹ بولنے کو لوگ ہنر سمجھیں گے۔ (20) بیت المقدس شہر آباد ہو گا اور مدینہ منورہ ویران ہو گا۔ دوسری قومیں بار بار حملہ کریں گی۔ (21) ذلیل لوگ جن کو بدن کا کپڑا' پاؤں کی جوتیاں نصیب نہیں تھیں بکریوں کے چرواہے بڑے بڑے محلوں میں فخر کریں گے۔ (22) درندے جانور آدمیوں سے بات کریں گے۔ (23) ظلم و ستم کا عام رواج ہونا۔ (24) جھوٹی حدیثوں اور بدعتوں کا لوگوں میں پھیل جانا (25) لوگوں کے دلوں سے امانتوں کا دور ہو جانا۔ قیامت کی یہ نشانیاں اس طرح اگا تار آئیں گی جس طرح ہار کا دھاگہ ٹوٹ کر اس کے دانے اگا تار گرتے رہتے ہیں۔ (26) آسمان سے پتھر برسیں گے۔ (احادیث شریف)

علاماتِ کبریٰ :۔ قیامت کی بڑی بڑی نشانیاں جو قیامت کے قریب ہو جانے کے وقت ظاہر ہوں گی وہ یہ ہیں۔

(1) حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظہور (2) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اترنا۔ (3) بڑے دجال کا نکلنا (4) یاجوج ماجوج کا نکلنا۔ (5) دابتہ الارض کا نکلنا (6) پچھم سے

Marfat.com

آفتاب کا طلوع ہونا۔ (7) دھوئیں کا پیدا ہونا (8) ایک خاص ہوا کا چلنا۔ (9) تین جگہ زمین کا دھنس جانا (10) ایک آگ کا نکلنا۔

حضرت امام مہدی کا ظہور :۔ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اولاد میں سے حسنی سید ہوں گے۔ آپ کا نام محمد اور والد کا نام عبد اللہ اور آپ کی والدہ کا نام آمنہ ہوگا۔ جب دنیا میں ہر طرف کفر پھیل جائے گا اور اسلام سمٹ کر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں چلا جائے گا۔ اور ساری دنیا کے اولیاء ہجرت کر کے حرمین شریفین چلے جائیں گے۔ رمضان کے مہینے میں اولیاء و ابدال کعبہ معظمہ کے طواف میں مشغول ہوں گے۔ اسی درمیان میں علامتوں میں سے کچھ لوگ حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچان لیں گے۔ اور بیعت کی درخواست کریں گے۔ بوقت بیعت آسمان سے ایک آواز آئے گی کہ هٰذَا خَلِيفَةُ اللهِ الْمَهْدِیُّ یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہیں۔ اس آواز کو خاص و عام سب لوگ جو وہاں موجود ہوں گے سنیں گے۔ (آثارِ قیامت وغیرہ)

پھر آپ لوگوں کو ساتھ لے کر ملک شام روانہ ہوں گے۔ آپ کا زمانہ بڑی خیر و برکت کا زمانہ ہوگا۔ اور آپ کے عدل وانصاف سے زمین بھر جائے گی۔

تمام نصاریٰ ہر طرف فوجیں جمع کر کے آپ کے مقابلے کے لئے آئیں گے۔ اس وقت لشکر نصاریٰ کے اسی جھنڈے ہوں گے۔ اور ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار آدمی ہوں گے۔ آپ دمشق میں قیام فرمائیں گے۔ آپ کی مدد کے واسطے خراسان سے ایک لشکر آئے گا۔ جب نصاریٰ کے لشکروں سے آپ کا سامنا ہوگا تو آپ کا لشکر تین فرقوں میں منقسم ہو جائے گا۔ ایک فرقہ نصاریٰ کے ڈر سے بھاگ جائے گا۔ دوسرا منحرف ہو کر بکھر جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا۔ اور ایک فرقہ آپ کے ہمراہ ہو کر نصاریٰ سے جنگ عظیم لڑے گا۔ بعض ان میں شہید ہوں گے۔ اور بعض مظفر و منصور اور فتحیاب ہوں گے۔ اس جنگ میں نصاریٰ کو بڑی بھاری شکست ہوگی اور بے شمار نصاریٰ قتل ہو جائیں

Marfat.com

گے۔ (آثار قیامت مصنفہ مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی علیہ الرحمۃ)

اس کے بعد امام مہدی ''قسطنطنیہ'' کی طرف متوجہ ہوں گے اور اس شہر کو فتح کریں گے حضرت اس شہر کے بندوبست میں مصروف ہوں گے کہ اچانک دجال کے نکلنے کی خبر مشہور ہوگی۔ حضرت امام مہدی شام کی طرف کوچ کریں گے اور وہاں آپ نو سواروں کو اس کی تحقیقات کے لئے بھیجیں گے۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں ان سواروں کے نام' اور ان کے گھوڑوں کے رنگ جانتا ہوں۔ اور ان سواروں کے باپوں اور قبیلوں کے ناموں کا بھی مجھے علم ہے۔ وہ دنیا کے بہترین آدمیوں میں ہیں تحقیق سے یہ خبر جھوٹی ثابت ہوگی۔ پھر حضرت امام مہدی جلدی چھوڑ کر آہستگی سے اپنا کام کرتے رہیں گے۔ چند دن بھی نہ گزریں گے کہ دجال نکل پڑے گا۔ (آثار قیامت مصنفہ شاہ رفیع الدین علیہ الرحمۃ دہلوی)

حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سات سال یا آٹھ سال یا نو سال خلافت کا کام انجام دیں گے۔ مولانا شاہ رفیع الدین دہلوی تحریر فرماتے ہیں کہ سات سال بافراغت خلافت کے ہوں گے۔ آٹھواں سال نصاریٰ سے جہاد میں گزرے گا۔ اور نواں سال حضرت عیسیٰ کی صحبت ورفاقت میں گزرے گا۔ پھر آپ انتقال فرمائیں گے اور موجودہ مسلمان آپ کی نماز جنازہ پڑھ کر آپ کو دفن کریں گے۔ گویا آپ کی مجموعی عمر شریف انچاس سال کی ہوگی۔ (توضیح العقائد مصنفہ مولانا رکن الدین صاحب الوری)

دجال کا حال :۔ دجال یہودی قوم کا ایک کافر ہے۔ جس کا قد بہت لمبا چوڑا ہوگا اور اس کی داہنی آنکھ سڑے ہوئے انگور کی طرح ہوگی اور وہ کانا ہوگا اور اس کی پیشانی پر ک۔ف۔ ر لکھا ہوگا یعنی کافر۔ یہ سب سے پہلے شام وعراق کے درمیان ظاہر ہوگا۔ اور نبوت کا دعویٰ کرے گا۔ پھر اصفہان میں آئے گا۔ اور ستر ہزار یہودی اس کے ساتھ ہو جائیں گے۔ پھر خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ اور اپنی عبادت کے لئے لوگوں کو دعوت دے گا۔ اس کے ساتھ باغ اور ایک آگ ہوگی۔ جو اس پر ایمان لائے گا۔ وہ اس کو باغ میں ڈالے گا جو حقیقت میں آگ ہو

Marfat.com

گی۔ اور جو اس کا انکار کرے گا وہ اس کو آگ میں ڈال دے گا جو حقیقت میں جنت کا باغ ہو گا۔ اس کے علاوہ دوسرے بہت سے شعبدے دکھائے گا۔ پانی برسائے گا۔ تھوڑی دیر میں زمین سے سبزے اگائے گا۔ مردوں کو زندہ کرے گا۔ یہ چالیس دن میں تمام دنیا کا سفر کرے گا۔ پہلا دن ایک سال کے برابر ہو گا اور دوسرا دن ایک مہینہ کے برابر ہو گا اور تیسرا دن ایک ہفتہ کے برابر ہو گا۔ مگر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں یہ داخل نہ ہو سکے گا۔ کیونکہ ان دونوں شہروں کے دروازوں پر تمام فرشتوں کا پہرہ لگا ہو گا۔ پھر دجال دمشق کا رُخ کرے گا۔ جہاں حضرت امام مہدی خلیفہ ہوں گے۔ اسی درمیان میں دمشق کی جامع مسجد کے مشرقی منارہ پر دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ اور فجر کی نماز حضرت امام مہدی کے پیچھے ادا کریں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس مقام پر جس کو "باب لد" کہا جاتا ہے۔ دجال ملعون کو قتل کریں گے۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سانس میں یہ تاثیر ہو گی کہ جس کافر کو آپ کے سانس کی ہوا لگے گی وہ مر جائے گا۔ پھر آپ خنزیر کا قتل عام فرمائیں گے۔ اور نصاریٰ کو صلیب توڑنے کا حکم دیں گے۔ اور جزیہ اٹھادیں گے۔ یعنی کافر یا تو اسلام قبول کریں یا ان کو قتل کر دیا جائے۔ جزیہ دے کر کوئی کافر زندہ نہ رہ سکے گا۔ تمام باطل دینوں کو آپ مٹا دیں گے۔ صرف ایک دین اسلام روئے زمین پر رہ جائے گا اور ساری دنیا اہل سُنّت کے مذہب پر ہو گی۔

یاجوج ماجوج :۔ دجال کے قتل ہو جانے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا حکم ہو گا کہ مسلمانوں کو ساتھ لے کر آپ کوہِ طور پر چلے جائیں کیونکہ اب یاجوج ماجوج ایک ایسی قوم ظاہر ہو گی جس سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں ہے۔ یاجوج ماجوج حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند یافث کی اولاد سے ہیں۔ یہ جنگلی لوگ ہفت اقلیم سے باہر جہاں سُمندر کا پانی برف اور سردی سے جم جاتا ہے وہاں رہتے ہیں یہ فسادی لوگ ہیں۔ جو موسم ربیع میں نکل کر سب کھیتوں اور جانوروں کو کھا جایا کرتے تھے۔ سکندر ذوالقرنین نے دو اُونچے پہاڑوں کے

Marfat.com

درمیان ایک مضبوط تانبا' لوہا پائی دیوار بنا کر ان لوگوں کا آنا بند کر دیا ہے۔ قرب قیامت میں یہ دیوار خدا کے حکم سے ٹوٹ جائے گی۔ اور یاجوج ماجوج نکل پڑیں گے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ کہ

فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكَّآءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا (الکھف ۹۸)

(ترجمۂ کنزالایمان) جب میرے رب کا وعدہ آئے اسے پاش پاش کر دے گا اور میرے رب کا وعدہ سچا ہے۔

یاجوج ماجوج کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ دس میل لمبا تالاب "بحیرہ طبریہ" کے تالاب کا سارا پانی اس کا پہلا گروہ پی کر اس طرح خشک کر دے گا کہ دوسرا گروہ آکر یہ کہے گا کہ کبھی یہاں پانی تھا؟ پھر یہ لوگ دنیا میں قتل و غارت اور فساد کریں گے یہاں تک کہ کچھ تیر آسمان کی طرف بھی پھینکیں گے اور وہ تیر خون آلود ہو کر گرے گا اس دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مسلمان کوہِ طور پر محصور رہیں گے اور دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ایک قسم کے کیڑے یاجوج ماجوج کی گردنوں میں پیدا کر دے گا۔ جس سے دم بھر میں وہ سب مر جائیں گے۔ ان کے مرنے کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمانوں کے ہمراہ پہاڑ سے اتریں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کچھ درندوں کو بھیجے گا جو ان کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں خدا کا حکم ہو گا پھینک دیں گے۔ پھر خوب بارش ہو گی۔ اور زمین صاف ہو جائے گی۔ اور پھل' فروٹ' اناج بکثرت ہوں گے۔ خدا کے حکم سے آسمان اپنی برکتیں زمین پر اونڈیل دے گا۔ تو برکت کا یہ حال ہو گا کہ ایک انار کو ایک جماعت کھائے گی۔ اور دودھ میں اتنی برکت ہو گی کہ ایک اونٹنی کے دودھ میں ایک جماعت شکم سیر ہو جائے گی۔ ایک گائے کے دودھ سے پورا قبیلہ آسودہ ہو جائے گا۔ اور ایک بکری کا دودھ پورے ایک خاندان کے لئے کافی ہو گا۔

اس کے بعد سات برس آپ دنیا میں قیام فرما کر حکومت کریں گے۔ نکاح بھی کریں گے اور اولاد بھی ہو گی۔ اور پینتالیس برس کی عمر میں وفات پا کر مدینہ منورہ میں گنبدِ خضراء کے اندر حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پہلو میں دفن ہوں گے۔

Marfat.com

(قرآن مجید و مشکوۃ شریف و بہار شریعت و آثار قیامت و توضیح العقائد)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد جہجاہ نامی ایک بادشاہ ہو گا۔ پھر جہجاہ کے بعد چند دوسرے بادشاہ بھی ہوں گے۔ پھر لوگوں میں کفر و شرک کی رسموں کا چرچا پھیلے گا۔ اور علم بہت ہی کم رہ جائے گا۔ اور ہر طرف گمراہی کا دور دورہ ہو جائے گا۔

تین زلزلے:۔ پھر تین جگہ زلزلوں سے لوگ زمین میں دھنس جائیں گے۔ ایک جگہ مشرق میں۔ ایک مغرب میں۔ ایک جگہ جزیرۃ العرب میں اور یہ تینوں جگہیں وہ ہوں گی جہاں تقدیر کو جھٹلانے والے لوگ رہیں گے۔

آسمان سے دھواں:۔ اس کے بعد آسمان سے ایک دھواں نمودار ہو گا جس سے مسلمانوں کو زکام ہو گا اور آواز بیٹھ جائے گی اور کافروں و منافقوں پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی۔ کسی کو دو دن کسی کو تین دن میں افاقہ ہو گا۔ یہ آسمانی دھواں لگاتار چالیس روز تک رہے گا۔ اس کے بعد ہی مغرب سے سورج طلوع کرے گا۔ (توضیح العقائد مصنفہ مولانا رکن الدین الوری)

پچھم سے سُورج نکلنا:۔ ماہ ذوالحجہ میں یوم النحر کے بعد رات نہایت لمبی ہو گی۔ بچے چلا اُٹھیں گے اور مسافر تنگ دل ہو جائیں گے۔ جب سب لوگ بے قرار ہو کر توبہ توبہ پکارنے لگیں گے۔ تو سورج بہت معمولی روشنی کے ساتھ مغرب کی جانب سے طلوع کرے گا۔ اور اتنا بلند ہو کر غروب ہو جائے گا جتنا کہ چاشت کے وقت (دس بجے دن) ہوتا ہے۔ پھر حسب دستور پورب کی طرف سے طلوع ہوتا رہے گا۔ اس کے بعد توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اور کسی کی توبہ قبول نہ ہو گی۔ اس وقت اسلام لانا معتبر نہیں ہو گا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ:

يَوْمَ يَأْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ	(ترجمۂ کنز الایمان) تمہارے رب کا
نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ	عذاب یا تمہارے رب کی ایک نشانی آئے
مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْ	جس دن تمہارے رب کی وہ ایک نشانی

Marfat.com

اِیۡمَانِہَا خَیۡرًا ؕ (پارہ 8 انعام 158) آئے گی کسی جان کو ایمان لانا کام نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لائی تھی یا اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی تھی۔

دَابۃُ الارض کا نکلنا :۔ پچھم سے سورج طلوع ہونے کے بعد دابۃ الارض نکلے گا یہ جانور عجیب شکل کا ہوگا۔ اس کا سر گائے کی طرح ہوگا اور چہرہ آدمی کی طرح۔ کان ہاتھی جیسے اور سینہ شیر جیسا۔ قد ساٹھ گز کا ہوگا نہایت فصیح و بلیغ کلام کرے گا۔ اس کے ایک ہاتھ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا اور دوسرے ہاتھ میں حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی۔ یہ پہلی مرتبہ یمن میں اور دوسری مرتبہ نجد میں ظاہر ہو کر غائب ہو جائے گا۔ پھر تیسری بار مکہ مکرمہ میں صفا کا پہاڑ پھٹ جائے گا اور یہ جانور ظاہر ہوگا اور مسلمانوں کی پیشانی پر عصائے موسوی سے ایک لکیر بنادے گا۔ جس سے تمام چہرہ نورانی ہو جائے گا۔ اور دونوں آنکھوں کے درمیان مُؤمِنٌ بِاللہ لکھ جائے گا اور کافروں کی دونوں آنکھوں کے درمیان سلیمانی انگوٹھی سے ایک کالی مہر لگادے گا۔ جس سے پورا چہرہ کالا اور بے رونق ہو جائے گا۔ اور دونوں آنکھوں کے درمیان کافر باللہ تحریر ہو جائے گا۔ اس کے بعد ایک دوسرے کو مومن اور کافر کہہ کر پکارا کریں گے۔

یہ جانور اس قدر جلد اور تیزی کے ساتھ شہروں کا چکر لگا لے گا کہ ڈھونڈنے والا اس کو پانہ سکے گا۔ اور نہ کوئی بھاگنے والا اس سے بچ کر نکل سکے گا۔

(توضیح العقائد مصنفہ مولانا رکن الدین الوری)

یہ جانور خداوند قدوس کی نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی ہوگا۔ اور اس کا نکلنا قرآن مجید اور حدیثوں سے ثابت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے کہ

وَاِذَا وَقَعَ الۡقَوۡلُ عَلَیۡهِمۡ اَخۡرَجۡنَا لَهُمۡ دَآبَّةً مِّنَ الۡاَرۡضِ تُكَلِّمُهُمۡ اَنَّ النَّاسَ كَانُوۡا (ترجمۂ کنزالایمان) اور جب بات ان پر آپڑے گی۔ ہم زمین سے ان کے لئے ایک چوپایہ نکالیں گے۔ جو لوگوں سے کلام

Marfat.com

بِاٰیٰتِنَا لَا یُوْقِنُوْنَ کرے گا۔ اس لئے کہ لوگ ہماری آیتوں پر ایمان نہ لاتے تھے۔ (پارہ 20، النمل 82)

اور حدیث میں ہے کہ جب قیامت کی تین نشانیاں پائی جائیں گی۔ تو پھر کسی کا ایمان لانا نیکی کرنا اس کو کوئی نفع نہیں دے گا۔ وہ تین نشانیاں یہ ہیں (1) آفتاب کا پچھم سے نکلنا (2) دجال کا ظاہر ہونا (3) دابۃ الارض کا نکلنا۔

(مشکوٰۃ ج 2 ص 472)

ٹھنڈی ہوا:۔ دابۃ الارض کے بعد شام کے وقت ایک ٹھنڈی ہوا چلے گی جو لوگوں کی بغلوں میں درد پیدا کرے گی۔ اور رفتہ رفتہ سب ایمان والے مر جائیں گے۔ اور کوئی مومن روئے زمین پر باقی نہ رہے گا۔ اور صرف کفار باقی رہ جائیں گے۔

(مشکوٰۃ ج 2 ص 481)

محشر میں لے جانے والی آگ:۔ اس کے بعد مشرق سے ایک آگ نمودار ہوگی جو سب کو گھیر کر ملک شام میں میدان حشر کی طرف لے جائے گی۔ (مشکوٰۃ ج 2 ص 470)

قیامت کا آجانا:۔ اچانک محرم کی دس تاریخ جمعہ کے دن علی الصبح جب کہ لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوں گے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو صور پھونکنے کا حکم ہوگا۔ شروع شروع میں اس کی آواز بہت باریک ہوگی۔ اور رفتہ رفتہ بلند ہو جائے گی۔ لوگ اس کی آواز سنیں گے اور بیہوش ہو کر گر پڑیں گے پھر مر جائیں گے۔ اس کا نام "نفخہ اُولیٰ" ہے۔ اور یہی قیامت کی سب سے آخری نشانی ہے۔ صور کی اس آواز کے بعد زمین آسمان یہاں تک کہ صور اور خود اسرافیل علیہ السلام اور تمام فرشتے سب فنا ہو جائیں گے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی موجود نہ ہوگا اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ آج کس کی بادشاہت ہے؟ کہاں ہیں جبارین؟ کہاں ہیں متکبرین؟ مگر وہاں ہے کون؟ جو جواب دے۔ پھر اللہ تعالیٰ خود فرمائے گا۔ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ صرف اللہ واحد وقہار کی بادشاہت ہے۔

Marfat.com

پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ تو حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا۔ اور صور کو دوبارہ پیدا فرما کر دوبارہ صور پھونکنے کا حکم دے گا۔ چنانچہ صور پھونکتے ہی تمام اگلے پچھلے فرشتے اور جن وانسان وغیرہ سب موجود ہو جائیں گے۔

سُوال :۔ نفخہء اُولیٰ پہلی بار صور پھونکنے اور نفخہء ثانیہ دوسری بار صور پھونکنے کے درمیان کتنی مدت ہوگی؟

جواب :۔ یہ سوال حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ہوا تھا۔ تو آپ نے کہا کہ حُضور ﷺ نے **مَابَیْنَ النَّفْخَتَیْنِ اَرْبَعُوْنَ** فرمایا کہ دونوں صور پھونکے جانے کے درمیان چالیس ہے۔ تو میں کس طرح یقین کے ساتھ کہہ دوں کہ چالیس دن مراد ہیں۔ یا چالیس مہینے۔ یا چالیس برس؟ (مشکوٰۃ ج2 ص481)

بہر حال دوسری مرتبہ صور پھونکنے کے بعد سب سے پہلے حُضُورِ انور ﷺ اپنی قبرِ انور سے یوں نکلیں گے کہ آپ کے داہنے ہاتھ میں حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ اور بائیں ہاتھ میں فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ ہوگا پھر مکۂ مکرمہ اور مدینۂ مُنوّرہ کے قبرستانوں میں جتنے مسلمان دفن ہیں سب کو ساتھ لے کر حُضُور علیہ الصلوٰۃ والسلام میدانِ محشر میں تشریف لے جائیں گے۔

میدانِ محشر کا خوفناک منظر :۔ قیامت کے دن لوگ اپنی اپنی قبروں سے ننگے بدن' ننگے پاؤں' بغیر ختنہ کئے ہوئے اٹھیں گے۔ مسلمان یہ کہتے ہوئے قبروں سے نکلیں گے کہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَکُوْرٌ ط

ترجمہ: خدا کا شکر ہے کہ اس نے ہمارے غم کو دور کر دیا۔ بے شک ہمارا رب بخشنے والا' اور احسان کرنے والا ہے۔ اور کُفّار یہ کہتے ہوئے نکلیں گے کہ **یَا وَیْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا** ترجمہ: ہائے افسوس کس نے ہمیں ہماری خوابگاہ سے اٹھادیا؟ غرض کوئی پیدل' کوئی سوار ہوں گے۔ اور کسی سواری پر دو کسی پر تین کسی پر چار کسی پر دس ہوں گے۔ کافر منہ

Marfat.com

کے بل چلتا ہوا میدان محشر میں جائے گا۔ کسی کو فرشتے گھسیٹ کر لے جائیں گے۔ کسی کو آگ جمع کرے گی۔ یہ میدانِ محشر ملک شام میں قائم ہو گا۔ میدان محشر کی زمین بالکل ہموار ہو گی۔ اس دن زمین تانبے کی ہو گی۔ اور سورج ایک میل کے فاصلے پر ہو گا۔ اس دن کی تپش کون بیان کر سکے؟ اللہ کی پناہ۔ تپش اور گرمی کا کیا پوچھنا؟ کسی کے ٹخنوں تک' کسی کے گھٹنوں تک' کسی کی کمر تک پسینہ چڑھ گیا ہو گا۔ اور کافر کے تو منہ تک چڑھ کر مثل لگام کے جکڑ جائے گا۔ جس میں وہ ڈبکیاں کھائے گا۔ اس گرمی کی حالت میں پیاس کی جو کیفیت ہو گی وہ محتاج بیان نہیں۔ زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی۔ بعض کی زبانیں منہ سے باہر نکل آئیں گی۔ دل ابل کر گلے میں آ جائیں گے۔ ہر مبتلا بقدر گناہ تکلیف میں مبتلا ہو گا۔ جس نے چاندی سونے کی زکوٰۃ نہ دی ہو گی۔ اس کے مال کو خوب گرم کر کے اس کی کروٹ' اور پیشانی اور پیٹھ پر داغ دیں گے۔ جس نے جانوروں کی زکوٰۃ نہ دی ہو گی۔ اس کے جانور قیامت کے دن خوب تیار ہو کر آئیں گے اور اسی شخص کو لٹائیں گے۔ اور وہ جانور اپنے سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے روندتے اس پر گزریں گے۔ جب سب اسی طرح گزر جائیں گے۔ پھر ادھر سے واپس ہو کر یوں ہی اس پر گزریں گے۔ اسی طرح کرتے رہیں گے یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ختم ہو۔

پھر باوجود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پرسان حال نہ ہو گا۔ بھائی بھائی سے بھاگے گا ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے۔ بی بی بچے الگ جان چرائیں گے۔ ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار کون کس کا مددگار ہو گا؟ حضرت آدم علیہ السلام کو حکم ہو گا کہ اے آدم! دوزخیوں کی جماعت کو الگ کرو۔ عرض کریں گے کتنے میں سے کتنے؟ ارشاد ہو گا کہ ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے۔ یہ وہ وقت ہو گا کہ بچے غم کے مارے بوڑھے ہو جائیں گے۔ حمل والی کا حمل گر پڑے گا۔ لوگ ایسے دکھائی دیں گے کہ نشہ میں ہیں۔ حالانکہ نشہ میں نہ ہوں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہو گا۔ غرض ہزارہا مصائب ہوں گے۔ اور وہ بھی ایسے شدید کہ الاماں۔ اور یہ سب تکلیفیں دو چار گھنٹے' دو چار دن' دو چار ماہ نہیں بلکہ قیامت کا دن جو کہ

Marfat.com

پچاس ہزار برس کا ایک دن ہو گا۔ قریب آدھے کے گزر چکا ہے۔ اور ابھی تک اہل محشر اسی حالت میں ہیں۔

اب اسی حالت میں لوگ آپس میں مشورہ کریں گے کہ کوئی سفارشی ڈھونڈنا چاہئے کہ ہم کو ان مصیبتوں سے چھٹکارا دلائے۔ ابھی تک تو یہی پتہ نہیں چلتا کہ آخر کدھر کو جانا ہے؟ یہ بات مشورے سے قرار پائے گی کہ حضرت آدم علیہ السلام ہم سب کے باپ ہیں۔ وہ ہم سب کو اس مصیبت سے نجات دلائیں گے۔ غرض گرتے پڑتے کس کس مصیبت سے ان کے پاس سب حاضر ہوں گے۔ اور عرض کریں گے اے آدم! آپ ابو البشر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست قدرت سے بنایا۔ اور اپنی چنی ہوئی روح اس میں ڈالی۔ اور فرشتوں سے آپ کو سجدہ کرایا۔ اور جنت میں آپ کو رکھا۔ تمام چیزوں کے نام آپ کو سکھائے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ آپ ہماری شفاعت کیجئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے نجات دے۔ وہ فرمائیں گے کہ میرا یہ مرتبہ نہیں۔ مجھے آج اپنی جان کی فکر ہے۔ آج اللہ تعالیٰ نے ایسا غضب فرمایا ہے کہ نہ پہلے ایسا غضب فرمایا۔ نہ آئندہ فرمائے گا۔ تم لوگ کسی اور کے پاس جاؤ۔ لوگ عرض کریں گے کہ آخر کس کے پاس ہم جائیں؟ فرمائیں گے کہ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ وہ پہلے رسول ہیں کہ زمین پر ہدایت کے لئے بھیجے گئے۔ جب حضرت نوح علیہ السلام کے پاس لوگ حاضر ہوں گے اور شفاعت کے لئے عرض کریں گے۔ یہاں سے بھی وہی جواب ملے گا کہ میں اس لائق نہیں مجھے اپنی پڑی ہے۔ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ پھر لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے۔ اور وہاں سے بھی یہی جواب پائیں گے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس حاضر ہوں گے۔ تو وہ فرمائیں گے۔ کہ آج کوئی شفاعت نہیں کرے گا۔ لیکن تم لوگ ان کے پاس حاضر ہو جاؤ جن کے ہاتھ پر فتح کی کنجی رکھی گئی۔ جو آج بے خوف ہیں۔ اور تمام اولاد آدم کے سردار ہیں۔ تم لوگ حضرت محمد ﷺ کے دربار میں حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کرو۔ وہ خاتم النبیین ہیں۔ وہ آج تمہاری شفاعت فرمائیں گے۔ وہ یہاں تشریف فرما ہیں۔ اب

Marfat.com

لوگ پھرتے پھراتے ٹھوکریں کھاتے روتے چلاتے دربار بیکس پناہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے کہ اے رحمۃ للعالمین! حضور کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے فتح باب رکھا ہے۔ آج حضور مطمئن ہیں اور حضور کے سوا کوئی بھی مطمئن نہیں ہے۔ حضور ملاحظہ تو فرمائیں ہم کس مصیبت میں ہیں؟ اور کس حال کو پہنچ گئے ہیں؟ حضور بارگاہِ خداوندی میں ہماری شفاعت فرمائیں۔ اور ہم کو اس آفت سے نجات دلوائیں۔ لوگوں کی فریاد سن کر حضور ارشاد فرمائیں گے۔ **اَنَا لَهَا** میں اس کام کے لئے ہوں۔ **اَنَا صَاحِبُكُمْ** میں ہی وہ ہوں جسے تم تمام جگہ ڈھونڈ آئے ہو یہ فرما کر اور تسلی دے کر حضور بارگاہ عزت میں ایک سجدہ کریں گے تو ارشاد خداوندی ہو گا کہ **يَا مُحَمَّدُ اِرْفَعْ رَاسَكَ وَقُلْ تُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَهْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ** اے محمد! اپنا سر اٹھاؤ۔ اور کہو تمہاری بات سنی جائے گی۔ اور مانگو۔ جو مانگو گے ملے گا۔ اور شفاعت کرو۔ تمہاری شفاعت مقبول ہے۔ پھر تو شفاعت کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ جس کے دل میں رائی کے دانہ سے کم ایمان ہو گا۔ اس کے لئے بھی شفاعت فرما کر اسے جہنم سے نکالیں گے۔ یہاں تک کہ جو سچے دل سے مسلمان ہو اگرچہ اس کے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے اسے بھی دوزخ سے نکالیں گے۔

اب تمام انبیاء اپنی اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے۔ اولیاء کرام شہداء حفاظ حجاج بلکہ ہر وہ شخص جس کو کوئی دینی منصب عنایت ہوا اپنے اپنے متعلقین کی شفاعت کرے گا نابالغ بچے جو مر گئے ہیں اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے۔ یہاں تک کہ علماء کے پاس کچھ لوگ آکر عرض کریں گے کہ ہم نے آپ کو وضو کے لئے فلاں وقت میں پانی بھر دیا تھا۔ کوئی کہے گا کہ میں نے آپ کو استنجا کے لئے ڈھیلا دیا تھا۔ علماء ان سب کی شفاعت کریں گے۔

(منقول از بہار شریعت حصہ اول مصنفہ مولانا امجد علی صاحب علیہ الرحمۃ)

عقیدہ 10۔ قیامت کے دن بندوں کے اعمال کا حساب حق ہے۔ حساب قیامت کا انکار کرنے والا اسلام سے خارج اور کافر ہے۔ کیونکہ حساب کا ثبوت قرآن مجید سے ہے۔ اللہ تعالیٰ تجلی فرما کر بندوں سے ارشاد فرمائے گا۔ کہ اے بندو! آدم کے وقت سے آخر دنیا تک تم

Marfat.com

دن رات بھلی بری باتیں کہتے تھے اور میں سنتا تھا اور میرے فرشتے لکھتے تھے۔ اب آج تم میری بات سنو! تم پر کوئی ظلم نہیں ہو گا۔ تمہارے اعمال تم کو دکھائے جاتے ہیں اور ان اعمال کا بدلہ تم کو ملے گا اگر تم بھلائی پاؤ تو شکر بجالاؤ اور اگر برائی پاؤ تو تم اپنے نفس ہی کو ملامت کرو۔ اس کے بعد ملائکہ کو حکم ہو گا کہ ہر ایک کے اعمال نامہ کو نکالیں تاکہ ان کے ہاتھوں میں پہنچ جائیں' چنانچہ فرشتے تمام اعمال ناموں کو نکالیں گے اور سب کے ہاتھوں میں ان کا اعمال نامہ پہنچ جائے گا۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے کہ

وَكُلَّ اِنسَانٍ اَلزَمنٰهُ طٰآئِرَهٗ فِیْ عُنُقِهٖ ط وَنُخرِجُ لَهٗ یَومَ القِیٰمَةِ كِتٰباً یَّلقٰهُ مَنشُوراً اِقرَاْ كِتٰبَكَا ط كَفٰی بِنَفسِكَ الیَومَ عَلَیكَ حَسِیباً (پارہ 15 بنی اسرائیل 14-13)

(ترجمۂ کنزالایمان) اور ہر انسان کی قسمت ہم نے اس کے گلے سے لگا دی اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے وہ کھلا ہوا پائے گا۔ فرمایا جائے گا کہ تو اپنا نامہ پڑھ لے۔ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔

عقیدہ 11۔ قیامت کے دن ہر شخص کا نامۂ اعمال اس کے ہاتھ میں دیا جائے گا۔ نیکوں کے داہنے ہاتھ میں۔ اور بدوں کے بائیں ہاتھ میں۔ کافر کا سینہ توڑ کر اس کا بایاں ہاتھ اس کی پیٹھ کے پیچھے سے نکال کر ہاتھ میں دیا جائے گا۔ قرآن مجید میں ہے کہ :

فَاَماَّ مَن اُوتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِینِهٖ ط فَسَوفَ یُحَاسَبُ حِسَاباً یَّسِیراً ط وَینقَلِبُ اِلٰیٓ اَهلِهٖ مَسرُوراً ط وَاَمَّا مَن اُوتِیَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهرِهٖ ط فَسَوفَ یَدعُو

(ترجمۂ کنزالایمان) تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال داہنے میں دیا جائے۔ اس سے عنقریب سہل حساب لیا جائے گا اور اپنے گھر والوں کی طرف شاد شاد پلٹے گا اور وہ جس کا نامۂ اعمال اس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے وہ عنقریب موت مانگے گا اور بھڑکتی آگ

Marfat.com

ثُبُوراً ط وَيَصْلٰى سَعِيْراً ط میں جائے گا۔ (الانشقاق 7تا10)

عقیدہ 12۔ میزان محشر حق ہے۔ یہ ایک ترازو ہو گی جس پر لوگوں کے نیک اور بد اعمال تولے جائیں گے قرآن مجید میں خداوند عالم کا فرمان ہے کہ

وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا ط ترجمہ کنزالایمان: اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے۔ قیامت کے دن تو کسی کی جان پر کچھ ظلم نہ ہو گا۔ (پارہ 17 انبیاء 97)

عقیدہ 13۔ حوض کوثر حق ہے۔ حوض کوثر اتنا بڑا ہے کہ اس کی مسافت ایک مہینہ کی راہ ہے۔ اس کے چاروں کونے برابر ہیں۔ اس کی مٹی مشک کی ہے۔ نہایت خوشبودار' اس پر ستاروں کی طرح کٹورے رکھے ہوئے ہیں۔ اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید' شہد سے زیادہ میٹھا ہے۔ جو اس کا پانی پی لے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ قیامت کے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک جھنڈا عنایت کیا جائے گا۔ جس کا نام لِوَاءُ الْحَمْدِ ہے حضرت آدم علیہ السلام سے آخر تک تمام مومنین سب اسی جھنڈے کے نیچے ہوں گے۔ حدیث شریف میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وَلِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ یعنی حمد کا جھنڈا قیامت کے دن میرے ہاتھ میں ہو گا۔

عقیدہ 14۔ پل صراط حق ہے۔ یہ ایک پل ہے کہ جہنم کی پشت پر گاڑا جائے گا۔ جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا۔ جنت میں جانے کا یہی راستہ ہے۔ سب سے پہلے حضور نبی اکرم ﷺ اس پل سے گزر فرمائیں گے پھر دوسرے انبیاء و مرسلین و امتیں گزریں گی۔ اپنے اپنے اعمال کے لحاظ سے مختلف طریقوں سے لوگ پل کو پار کریں گے۔ کوئی بجلی کے کوندنے کی طرح۔ کوئی تیز ہوا کی طرح۔ اور بعض جیسے گھوڑا دوڑتا ہے۔ اور بعض آدمی کے دوڑنے کی مثل۔ کوئی چیونٹی کی چال سے چلے گا۔ یہاں تک کہ بعض لوگ سرین پر گھسٹتے

Marfat.com

ہوئے گزریں گے۔ سب لوگ تو پل سے گزرتے ہوں گے۔ مگر حضور رحمت عالم ﷺ اپنی اُمت کی نجات کے لئے رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ کہہ کر دعا مانگتے ہوں گے۔ حضور کبھی پل صراط پر، کبھی میزانِ عمل کے پاس، کبھی حوضِ کوثر پر، کبھی مقامِ محمود پر ہر جگہ اپنی امت کی خبر گیری دستگیری فرماتے رہیں گے۔

سوال :۔ کیا پل صراط پر سے گزرنے کا قرآن مجید میں بھی کہیں کوئی تذکرہ ہے؟

جواب :۔ بے شک حدیثوں کے علاوہ قرآن مجید میں بھی اس کا ذکر ہے۔ خداوند قدوس نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ

وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلاَّ وَارِدُهَا ۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْماً مَّقْضِيًّا ۚ (مریم 71)

(ترجمۂ کنز الایمان) اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔

صراط کا پل دوزخ کی پشت پر ہو گا۔ تو ہر شخص جو پل صراط سے گزرے گا وہ دوزخ پر سے ضرور گزرے گا۔ اس طرح اس آیت میں پل صراط کا ذکر ہے۔

عقیدہ 15۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کا دیدار حق ہے۔ قیامت کے دن سب سے افضل و اعلیٰ نعمت جو مسلمانوں کو نصیب ہو گی۔ وہ خداوند قدوس کا دیدار ہے۔ اس نعمت کے برابر کوئی نعمت نہیں۔ جسے ایک بار یہ میسر ہو گا۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ اس کے ذوق و لذت میں مستغرق رہے گا۔ خداوند قدوس کے دیدار کے معاملہ میں بہت سی حدیثیں آئیں ہیں اور قرآن مجید میں بھی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ۔

وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۙ تَظُنُّ اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۙ

(ترجمۂ کنز الایمان) کچھ منہ اس دن تر و تازہ ہوں گے اپنے رب کا دیدار کرتے ہوں گے۔ اور کچھ منہ اس دن بگڑے

Marfat.com

(پارہ 29 القیمۃ آیت نمبر 25)　　ہوئے ہوں گے۔ سمجھتے ہوں گے کہ ان کے ساتھ وہ کی جائے گی جو کمر توڑ دے گی۔

ان تمام مرحلوں کے بعد اب ہمیشگی کے گھر میں جانا ہے۔ کسی کو آرام کا گھر ملے گا جس میں اس قدر زیادہ نعمت وراحت ہوگی کہ جس کی انتہا نہیں۔ اس گھر کا نام جنت ہے۔ اور کسی کو تکلیف کے گھر میں جانا پڑے گا۔ جس میں اس قدر عذاب اور تکلیفیں ہیں کہ نہ کوئی اس کی حد ہے نہ شمار۔ اس گھر کا نام جہنم ہے۔

عقیدہ 16 ۔ جنت و جہنم حق ہیں۔ ان کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ اور جنت و جہنم دونوں بن کر تیار ہیں۔ ایسا نہیں کہ قیامت کے دن یہ دونوں پیدا کئے جائیں گے۔

ایک ضروری تنبیہ :۔ خوب اچھی طرح سمجھ لیجئے۔ اور یاد رکھئے کہ قیامت اور حشر و حساب اور عذاب و ثواب اور جنت و جہنم سب کے وہی معنی ہیں جو رسول اکرم ﷺ سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں میں مشہور ہیں۔ اور جن کو ہم نے اپنی کتاب میں لکھ دیا ہے۔ کچھ نیچری لوگ ان لفظوں کے دوسرے دوسرے معنی بیان کرتے ہیں۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کہ آدمی اپنے اچھے کارناموں کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ اسی خوشی کا نام ثواب ہے۔ اور یہی جنت ہے۔ اور آدمی اپنے برے کرتوتوں کو دیکھ کر رنجیدہ اور غمگین ہوتا ہے اسی کا نام عذاب ہے۔ اور یہی جہنم ہے۔ جنت و جہنم کوئی جگہ اور کوئی مکان نہیں ہے۔ اور نیچری لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ میدان حشر میں صرف روحوں کا مجمع ہوگا۔ روح اور بدن دونوں کا حشر نہیں ہوگا۔ تو یاد رکھئے کہ یہ نئے نئے معنی جو لوگوں نے گڑھ لئے ہیں بالکل غلط اور باطل ہیں۔ اور یہ لوگ حقیقت میں قیامت کے منکر ہیں اور مسلمانوں کی صورت میں پکے کافر ہیں۔ ان نیچریوں اور دوسرے بد مذہبوں کی کتابوں کو پڑھنا' اور ان کے لیکچروں کا سننا بالکل حرام' اور گناہ عظیم ہے۔ مسلمانانِ اہلسنّت کو بالکل ان گمراہوں سے قطع تعلق لازم ہے۔ ورنہ گمراہی کا بہت بڑا اندیشہ ہے۔

Marfat.com

جنت کا بیان

جنت اس مکان کا نام ہے جہاں رب العالمین کی شان جمالی کا پورا پورا ظہور ہے۔ اس مکان کو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کے لئے بنایا ہے۔ اس میں قسم قسم 'اور طرح طرح کی نعمتیں ہیں جیسا کہ خود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ :

وَفِيهَا مَا تَشْتَهِيهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَاَنْتُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ط (پارہ 25 الزخرف 71)

(ترجمۂ کنز الایمان) اور اس میں وہ سب ہے جو جی چاہے اور جس کی آنکھ کو لذت پہنچے اور تم اس میں ہمیشہ رہو گے۔

جنت میں ایسی ایسی نعمتیں ہیں کہ جن کو نہ آنکھوں نے دیکھا۔ نہ کانوں نے سنا۔ نہ کسی کے دل پر اس کا خطرا گزرا۔ دنیا کی اعلیٰ سے اعلیٰ چیز کو جنت کی کسی چیز کے ساتھ کوئی مناسبت نہیں۔ کہ اس کی مثال دی جائے۔ اور جہاں جہاں 'اور جو جو مثالیں دی گئی ہیں وہ سمجھانے کے لئے ہیں ورنہ حقیقت کو اس سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ کہاں جنت کی نعمتیں؟ اور کہاں دنیا کی نعمتیں؟ دونوں میں مناسبت و مُشابہت کا کوئی سُوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

اب جنت کی چند نعمتوں اور اس کی شان کا کچھ مختصر بیان پڑھ لیجئے۔

(1) جنت میں سو درجے ہیں۔ ہر دو درجوں کے درمیان وہ مسافت ہے جو زمین و آسمان کے درمیان ہے۔

(2) جنت میں ایک درخت ہے جس کے سائے میں سو برس تک تیز گھوڑے پر سوار چلتا رہے تو ختم نہ ہو۔

(3) جنت کے دروازے اتنے وسیع ہیں کہ ایک بازو سے دوسرے بازو تک تیز گھوڑے کی ستر برس کی راہ ہے۔ پھر بھی جانے والے کی وہ کثرت ہو گی کہ مونڈھے سے مونڈھا چھلتا ہو گا۔

(4) جنت کی دیواریں سونے چاندی کی اینٹوں 'او مشک کے گارے سے بنی ہیں۔

Marfat.com

ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے۔ زمین زعفران کی اور کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں۔

(5) جنت میں ایک ایک موتی کا خیمہ ہو گا جس کی لمبائی ساٹھ میل ہو گی۔

(6) جنت میں چار دریا ہیں۔ ایک پانی کا' دوسرا دودھ کا' تیسرا شہد کا' چوتھا شراب کا۔ شراب دنیا کی شراب جیسی نہیں ہے۔ جس میں بدبو اور کڑواہٹ اور نشہ ہوتا ہے۔ اور پینے والے آپے سے باہَر ہو کر بیہودہ باتیں بکنے لگتے ہیں۔ بلکہ جنت کی شرابِ طہُور ان سب خرابیوں سے پاک اور بہترین لذت دینے والی ہے۔

(7) جنتیوں کو جنت میں ہر قسم کے لذیذ اور بہترین کھانے ملیں گے۔ جس کھانے کی خواہش کریں گے فوراً سامنے موجود ہو گا۔

(8) جنت کی عورتیں جو حور کہلاتی ہیں ایسی حسین و خوبصورت ہیں کہ اگر اس میں کوئی عورت زمین کی طرف جھانکے تو زمین سے آسمان تک روشنی پھیل جائے گی۔ اور اگر کوئی حور اپنی ہتھیلی زمین و آسمان کے درمیان نکال دے تو اس کے حُسن کی وجہ سے تمام دنیا والے فتنہ میں پڑ جائیں گے۔

(9) جنت میں کوئی نجاست پیشاب پاخانہ' تھوک' کھنکھار' رینٹھ' بدن کا میل' کان کا میل' بدبو ہرگز نہ ہو گی۔ کھانے کے بعد ایک خوشبودار فرحت بخش ڈکار آئے گی۔ اور خوشبودار پسینہ نکلے گا۔ اور کھانا ہضم ہو جائے گا۔

(10) جنت میں ہر شخص کو سو آدمیوں کے برابر کھانے پینے اور جماع کی طاقت عطا ہو گی۔ اور ہر جنتی کو حوروں میں سے کم از کم دو بیویاں ملیں گی۔ جو اس قدر خوبصورت ہوں گی کہ آدمی اپنے چہرہ کو اس کے رخسار میں آئینہ کی طرح دیکھ لے گا۔ اور کپڑے کے اوپر پنڈلیوں کا گودا اس طرح حسین نظر آئے گا جس طرح سفید شیشے کے گلاس میں سُرخ شراب نظر آتی ہے۔

(11) ہر جنتی کے سرہانے بہت سے خادم کھڑے ہوں گے۔ ہر ایک کے ہاتھ

Marfat.com

میں سونے چاندی کا پیالہ ہو گا۔ اور ہر پیالے میں طرح طرح کی کھانے پینے کی چیزیں ہوں گی۔ کھانے کے ہر نوالہ میں ستر مزے ہوں گے۔ جو بیک وقت محسوس ہوں گے۔ اور جس قدر کھائے گا مزہ بڑھتا جائے گا۔ اور لذت میں کوئی کمی نہ ہو گی۔

(12) سر کے بال' پلکوں اور بھنوؤں کے سوا جنتی کے بدن پر کہیں بال نہ ہوں گے۔ سب جنتی بے داڑھی مونچھ کے ہوں گے۔ اور تیس برس کی عمر کے معلوم ہوں گے۔ کبھی اس سے زیادہ عمر کے معلوم نہ ہوں گے۔

(13) پہلا گروہ جو جنت میں داخل ہو گا ان کے چہرے ایسے روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند' اور دوسرا گروہ جیسے کوئی نہایت روشن ستارہ۔ سب ایک دل ہوں گے ان کے آپس میں کوئی بغض و اختلاف نہ ہو گا۔

(14) جنتیوں کو نہ کوئی غم ہو گا۔ نہ کسی چیز کی فکر ہو گی۔ نہ انہیں کوئی بیماری ہو گی۔ نہ کوئی ذلت و رسوائی ہو گی۔ ہر وقت فرحت و سرور اور خوشی و شادمانی نصیب رہے گی۔ اور جوانی قائم رہے گی.

(15) جنتیوں اور ان کی بیویوں اور حوارن بہشت کو بہترین لباس و پوشاک عطا ہوں گے۔ جو نہ کبھی میلے ہوں گے نہ پرانے ہوں گے۔ نہ پھٹیں گے۔

سوال :۔ جنتیں کل کتنی ہیں ؟

جواب :۔ آٹھ ہیں۔ جن کے نام یہ ہیں (1) جنت الماویٰ (2) جنت النعیم (3) جنت العدن (4) جنت الفردوس (5) دار السلام (6) دار الخلد (7) دار القرار (8) دار الجلال۔ یہ خاص دیدار الٰہی کے لئے ہے۔ (توضیح العقائد۔ بحوالہ تفسیر اسرار الفاتحہ)

Marfat.com

جہنم کا بیان

جہنم اس مکان کا نام ہے کہ جہاں خداوند قہار و جبار کی شان جلالی کا پورا پورا ظہور ہو گا۔ جہنم میں انواع واقسام کے عجیب عجیب عذاب اور سزائیں ہیں کہ الامان۔ ارحم الراحمین سب مسلمانوں کو جہنم سے بچائے۔ (آمین)

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جہنم کی ہولناکیوں کا بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ

وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۖ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۖ (پارہ 29 الملک 8)

(ترجمۂ کنز الایمان) اور جن لوگوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کیا ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے اور کیا ہی بری جگہ ہے جہنم۔ اور جب لوگ اس میں ڈالیں جائیں گے تو جہنم کا شور سنیں گے۔ اور جہنم اس طرح جوش مارتا ہو گا۔ کہ قریب ہے کہ پھٹ جائے شدت غضب سے۔

جہنم کے عذابوں کی مختصر فہرست

سُوال :۔ جہنم میں کیا کیا اور کون کون سے عذاب ہوں گے ؟

جواب :۔ اللہ کی پناہ۔ (1) جلنا (2) کٹنا (3) پھٹنا (4) کانٹوں کا چبھنا (5) جسموں کا چاک ہونا (6) انتہائی غم و حسرت (7) نا امیدیوں کی کوفت (8) بھوک اور پیاس سے تڑپنا۔ چیخنا چلانا (9) زقوم (تھوہڑ کھانا) (10) پیپ پینا (11) سانپ اور بچھو کا ڈسنا (12) انتہائی پیاس کے وقت بیحد گرم پانی پینے کا ملنا (13) جلی بھنی کھالوں کا بدن پر بار بار بدلنا (14) گندھک کا لباس (15) جلے ہوئے بدن کے گوشت پر مکھیوں کا بیٹھنا (16) آگ کا مکان (17) آگ کا بچھونا (18) آگ کا طوق (19) آگ کی زنجیر (20) آگ کے پہاڑ پر بار بار چڑھنا اور گرنا۔ غرض ہر

Marfat.com

قسم قسم کے بے پناہ عذاب ہوں گے۔ جن کے سوچ لینے سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور دل خوف سے بیٹھنے لگتا ہے۔ **اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ ط**

سوال :۔ جہنم کے طبقات کتنے ہیں؟

جواب :۔ جہنم کے طبقات سات ہیں جن کے نام یہ ہیں۔ **(1) جهنم (2) لظٰی (3) حُطَمه (4) سَعِير (5) سَقَر (6) جَحِيم (7) هاويه۔**

قرآن مجید میں خداوند عالم کا فرمان ہے کہ

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ط لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ

ترجمہ : جہنم کے سات دروازے یعنی سات طبقات ہیں۔ ہر ایک دروازے کے لئے ان میں حصہ بٹا ہوا ہے۔

کُفر و اِیمان

اِیمان :۔ ایمان اُسے کہتے ہیں کہ دل سے یقین کے ساتھ ان سب باتوں کو سچ مان لے جو ضروریاتِ دین ہیں۔ اور ضروریات دین وہ مسائل ہیں جن کو ہر مسلمان خاص و عام جانتے ہوں۔ جیسے اللہ کی وحدانیت' انبیاء کی نبوت' قیامت' جنت و دوزخ وغیرہ مثلاً حضور انور ﷺ کا خاتم النبین ہونا کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔

کُفر :۔ ضروریاتِ دین میں سے کسی ایک بات کا بھی انکار کرنا کفر ہے۔ اور اس انکار کرنے والے کو کافر کہا جائے گا۔ یوں ہی بعض اعمال جو یقیناً ایمان کے خلاف ہیں جیسے بت کو سجدہ کرنا۔ یا کسی نبی کی توہین۔ یا قرآن شریف کی توہین۔ یا کعبہ معظمہ کی توہین۔ یا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی کسی سنت کی توہین یہ سب باتیں یقینی طور پر کفر ہیں۔ یوں ہی بعض کام جو کفر کی خاص علامتیں ہیں ان کاموں کو کرنا بھی کفر ہے۔ جیسے زُنّار (جنیو) پہننا سر پر چوٹی رکھنا۔ پیشانی پر قشقہ لگانا کہ یہ سب ہندوؤں کا دینی نشان اور کفر کی خاص علامات ہیں۔ اگر کوئی

Marfat.com

مسلمان ان کاموں کو کرے تو اس کو نئے سرے سے اسلام لانے اور اپنی عورت سے از سر نو نکاح کرنے کا حکم دیا جائے۔ کیونکہ ان کفری کاموں کی وجہ سے وہ مسلمان کافر ہو گیا۔

عقیدہ 17۔ ایمان اور کفر کے درمیان کوئی دین نہیں۔ یعنی آدمی یا مسلمان ہو گا یا کافر۔ تیسری صورت کوئی نہیں۔ کہ آدمی نہ مسلمان ہو نہ کافر۔

"منافق" جو کہ زبان سے اسلام کا دعویٰ کرتا ہو۔ اور دل میں انکار رکھتا ہو۔ وہ کافر ہی ہے۔ حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں منافقوں کی ایک جماعت تھی کہ قرآن شریف نے ان کو منافق کہا۔ یا حضور نے اپنے وسیع علم سے ایک ایک کو پہچان کر فرمادیا کہ فلاں فلاں منافق ہیں اب ہم کسی خاص شخص کو یقین کے ساتھ منافق نہیں کہہ سکتے۔ جو اسلام کا دعویٰ کرے ہم اس کو مسلمان ہی سمجھیں گے۔ جب کہ اس کے قول و فعل میں کوئی کفر کی بات نہ پائی جائے۔ ہاں البتہ منافقوں کی ایک شاخ اس زمانے میں بھی پائی جاتی ہے کہ بہت سے بدمذہب اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور دیکھا جاتا ہے تو اسلام کا دعویٰ کرنے کے باوجود وہ بعض ضروریاتِ دین کا انکار بھی کرتے ہیں۔ تو ایسے لوگوں کو کافر ہی کہا جائے گا۔

عقیدہ 18۔ کسی گناہ کے کر لینے سے کوئی مسلمان کافر نہیں ہو جاتا۔ اس لئے گناہ کبیرہ کرنے والے مسلمان کو مسلمان ہی کہا جائے گا۔ اور وہ ضرور جنت میں جائے گا۔ خواہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے گناہوں کو معاف کر کے اس کو جنت میں بھیجے یا حضور کی شفاعت سے جنت میں جائے۔ یا اپنے گناہوں کی سزا پا کر پھر جنت میں جائے۔ بہر حال چونکہ وہ مسلمان ہے اس لئے جنت میں ضرور جائے گا۔

عقیدہ 19۔ جو شخص کسی کافر کے لئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے۔ یا کسی مرتد کو مرحوم یا مغفور کہے۔ یا کسی مردہ ہندو کو بیکنٹھ باشی کہے وہ کافر ہے۔ اگر کسی نے ایسا کہہ دیا ہو تو اس پر لازم ہے کہ فوراً توبہ کرے اور کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرے اور اپنی بیوی سے دوبارہ نکاح کرے۔ (بہارِ شریعت)

Marfat.com

عقیدہ 20۔ مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر جاننا اور کہنا ضروریات دین سے ہے۔ جو کسی مسلمان کو کافر کہہ دے یا کسی کافر کو مسلمان کہہ دے۔ وہ خود کافر ہو جائے گا۔ کسی کا خاتمہ ایمان پر ہوا؟ اور کس کا خاتمہ کفر پر ہوا؟ یہ اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ ہم کو اس کا علم نہیں۔ مگر ہم کو اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہے کہ مسلمان کو مسلمان کہیں۔ اور کافر کو کافر کہیں۔ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ میاں جتنی دیر اسے کافر کہو گے اتنی دیر اللہ اللہ کہو۔ ثواب ملے گا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم کب کہتے ہیں کہ کافر کافر کا وظیفہ پڑھتے رہو۔ ہمارا مقصود تو یہ ہے کہ مسلمان کو مسلمان جانو۔ اور کافر کو کافر جانو۔ اور اگر کوئی تم سے پوچھے تو مسلمان کو مسلمان کہہ دو۔ اور کافر کو کافر کہہ دو۔ نہ یہ کہ اپنی صلح کی پالیسی سے اس کے کفر پر پردہ ڈالو۔ (بہار شریعت)

چند گمراہ فرقوں کا بیان

اس کتاب کے شروع میں آپ یہ حدیث پڑھ چکے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت میں تہتر فرقے نکلیں گے۔ ان میں ایک کے سوا سب جہنمی ہوں گے۔ اور وہ فرقہ جنتی ہو گا جو حضور اور اصحاب کے عقائد و طریقہ پر ہو گا اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اس جنتی فرقہ کا نام ''الجماعۃ'' اور ''سواد اعظم'' بتایا۔ یعنی مسلمانوں کی بڑی جماعت۔ اسی وجہ سے اس جنتی جماعت کا نام ''اہل سنت و جماعت'' ہوا۔ لہٰذا ''اہل سنت و جماعت'' کے سوا تمام فرقے گمراہ اور جہنمی ہیں۔ ان گمراہ فرقوں میں بعض تو پیدا ہو کر ختم بھی ہو گئے اور بعض ہندوستان میں موجود نہیں ہیں۔ اس لئے ان کا ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ لیکن جو گمراہ فرقے ہندوستان میں موجود ہیں۔ ان کی نشان دہی اور پہچان کرا دینی ضروری ہے۔ تاکہ عام مسلمان ان کے فریب اور فتنوں سے بچے رہیں کہ حدیث شریف میں ہے اِیَّاکُمْ وَاِیَّاھُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یُفْتِنُوْنَکُمْ یعنی اپنے کو ان سے دور رکھو۔ اور انہیں اپنے سے دور کرو۔ کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں۔ کہیں وہ تمہیں فتنہ میں نہ ڈال دیں۔

Marfat.com

1۔ قادیانی :۔ یہ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو ہیں۔ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا انکار کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم کی شان میں ایسے ایسے بیہودہ کلمات بکے جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل دہل جاتے ہیں۔ دنیا بھر کے تمام مفتیان کرام نے اس فرقہ کو کافر ؍ مرتد قرار دیا اور کفر کا فتویٰ دیا۔ لہٰذا تمام مسلمان اس فرقہ والوں کو اسلام سے خارج اور کافر جانیں اور ان لوگوں کے ساتھ میل جول' شادی بیاہ' سلام و مصافحہ بالکل نہ کریں۔ یہ مر جائیں تو ہرگز ہرگز ان کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں نہ دفن ہونے دیں۔

2۔ رافضی :۔ یہ فرقہ حضرات صحابہ کی شان میں نہایت گستاخ ہے۔ یہاں تک کہ صحابہ کرام کو گالی دینا ان کا شیوہ ہے بلکہ چند صحابہ کے سوا تمام اصحاب رسول کو کافر و منافق قرار دیتے ہیں اور حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق و حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی خلافت راشدہ کو خلافت غاصبہ کہتے ہیں۔ حضرت ام المومنین بی بی عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان میں بیہودہ کلام بکتے ہیں۔ اماموں کو حضرات انبیاء علیہم السلام سے افضل جانتے ہیں اور یہ بالا جماع کفر ہے کہ غیر نبی کو نبی سے افضل ماننا یہ کفری عقیدہ ہے۔ اور ان لوگوں کا کفری عقیدہ یہ بھی ہے کہ قرآن مجید محفوظ نہیں ہے بلکہ کچھ پارے یا کچھ سورتیں یا کچھ آیتیں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ نے نکال دیئے ہیں۔ اور ان کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ پر اصلح واجب ہے یعنی جو کام بندے کے حق میں نافع ہے اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کہ وہی کرے اور اس کو کرنا پڑے گا۔ اور ان کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی حکم دیتا ہے۔ پھر یہ معلوم کر کے مصلحت اس کے غیر میں ہے پچھتاتا ہے۔ اس قسم کے دوسرے بھی کفری عقائد اس فرقہ والوں کے ہیں۔ اس لئے ان لوگوں پر بھی عرب و عجم کے مفتیوں نے کفر کا فتویٰ دیا ہے لہٰذا ان لوگوں کو بھی اسلام سے خارج اور کافر جاننا چاہئے اور ان سے کوئی دینی تعلق نہیں رکھنا چاہئے اور ان سے شادی بیاہ اور میل

Marfat.com

جول' سلام و مصافحہ نہ کریں۔ نہ ان کی نماز جنازہ پڑھیں۔ نہ ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دیں۔ (بہار شریعت و فتاویٰ رضویہ)

3۔ وہابی :- یہ ایک نیا فرقہ ہے جو 1209ھ میں پیدا ہوا۔ اس مذہب کا بانی محمد بن عبد الوہاب نجدی ہے۔ جو 1111ھ میں نجد کے مقام عینیہ میں پیدا ہوا۔ جس نے تمام عرب خصوصاً مکہ مکرمہ و مدینہ منورہ میں بہت شدید فتنے پھیلائے۔ علمائے اہل سنت کو قتل کیا۔ صحابہ کرام وائمہ عظام اور شہیدوں کی قبریں توڑ پھوڑ کر کھود ڈالیں اور روضہ منورہ کا نام صنم اکبر (بڑا بت) رکھا تھا۔ اس نے ایک کتاب لکھی جس کا نام کتاب التوحید رکھا۔ جس میں اپنے باطل عقیدوں کو لکھا مگر خود اس کے بھائی علامہ شیخ بن عبد الوہاب نجدی نے اپنے بھائی کے مسلک کے رد میں ایک علمی رسالہ **الصواعق الالھیة فی الرد علی الوھابیه** لکھا۔ اور اس زمانے کے دوسرے علماء حق نے کتاب التوحید کا رد لکھا اور علامہ ابن عابدین نے در مختار کی شرح رد المحتار ج 3 ص 39 میں محمد بن عبد الوہاب نجدی کو خارجی بتا کر اس کا رد فرمایا۔ اور عرب و عجم کے دوسرے علماء کرام نے بھی کتاب التوحید کا رد لکھا۔ مگر نجد کا امیر محمد بن عبد الوہاب نجدی کا مرید ہو چکا تھا۔ جب علامہ شیخ سلیمان عبد الوہاب کو اپنی جان کا خطرہ لاحق ہو گیا تو وہ حرمین محترمین میں چلے گئے اور وہاں سے اپنے بھائی محمد بن عبد الوہاب نجدی کو علمی رسالے لکھ لکھ کر بھیجتے رہے۔ مگر نجد کے امیر کی کوششوں سے کتاب التوحید تمام ممالک اسلامیہ میں پہنچ گئی۔ چنانچہ ہندوستان میں بھی یہ کتاب آگئی اور مولوی اسماعیل دہلوی نے جزوی ردوبدل کے ساتھ اس کا ترجمہ ''تقویت الایمان'' کے نام سے چھاپا۔ اور انگریزوں کی مدد سے یہ کتاب ہندوستان بھر میں پھیل گئی۔ اس وقت حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب محدث دہلوی اور ان کے جلیل القدر شاگردان زندہ تھے۔ چنانچہ حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی اسیر کالاپانی نے ''تقویت الایمان'' کے رد میں ''تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ'' جمعہ 18 رمضان 1240ھ میں تصنیف کیا۔ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز محدث

Marfat.com

دہلوی کے سترہ نامی شاگردوں کے اس کتاب پر دستخط اور تصویب ہیں اور یہ لاجواب کتاب 1399ء میں اردو ترجمہ کے ساتھ پاکستان میں چھپ گئی ہے۔ خود مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور ان کے بھائی مولانا شاہ عبدالقادر صاحب نے مولوی اسماعیل دہلوی کو نصیحت فرمائی کہ تم "رفع یدین" چھوڑ دو۔ خواہ مخواہ فتنہ ہوگا۔ مگر مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے دونوں بزرگ چچاؤں کی نصیحت کو ٹھکرایا اور تقویت الایمان لکھ کر "مجدیت" کا راستہ اختیار کیا۔ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب دہلوی نے مولوی اسماعیل دہلوی کے بارے میں یہ بھی فرمایا کہ "بابا ہم یہ سمجھے تھے کہ اسماعیل عالم ہو گیا مگر وہ ایک حدیث کے معنی بھی نہیں سمجھا"۔

بہر حال تقویت الایمان اور مولوی اسماعیل دہلوی کا رد اس زمانے سے آج تک علماء اہل سنت کرتے رہے ہیں! (دیکھو مولانا شاہ ابوالحسن زید فاروقی سجادہ نشین خانقاہ مظہریہ خیریہ کی لاجواب علمی کتاب "مولانا اسماعیل دہلوی اور تقویت الایمان" کے صفحات 21،51،65،91،49۔ پوری کتاب علمی تحقیق کا نچوڑ ہے)

خلاصہ یہ ہے کہ وہابی فرقہ بے حد گمراہ فرقہ ہے۔ ان لوگوں کا ایک بہت بڑا عقیدہ یہ ہے کہ جو ان کے مذہب پر نہ ہو وہ کافر و مشرک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بات بات پر محض بلاوجہ مسلمانوں پر کفر و شرک کا حکم لگایا کرتے ہیں۔ چنانچہ تقویت الایمان صفحہ 45 میں وہ حدیث لکھ کر آخر زمانہ میں اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا جو ساری دنیا کے مسلمانوں کو اٹھا لے گی۔ اس کے بعد مولوی اسماعیل دہلوی نے صاف لکھ دیا کہ "سو پیغمبر خدا ﷺ کے فرمانے کے موافق ہوا" یعنی وہ ہوا چل گئی اور کوئی مسلمان روئے زمین پر نہ رہا۔

اس فرقہ کا رکن اعظم اللہ کی توہین اور محبوبان خدا کی تذلیل ہے۔ اسی لئے علماء عرب و عجم نے اس فرقہ والوں پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

(دیکھو حسام الحرمین مولفہ اعلیٰ حضرت قبلہ والصوارم الہندیہ)۔

اس وہابی فرقہ کی چند شاخیں ہندوستان و پاکستان میں پھیلی ہوئی ہیں مثلاً "غیر

Marfat.com

مقلد" جو اپنے آپ کو "اہل حدیث" کہتے ہیں۔ اور "تبلیغی جماعت" اور مولوی ابو الا علیٰ مودودی کی "جماعت اسلامی" اور "دیو بندی" ان سب سے مسلمانانِ اہلِ سُنت کو الگ تھلگ رہنا لازم ہے۔ اس زمانے کے گمراہ فرقوں میں سب سے زیادہ خطرناک وہابی فرقہ ہے۔ ان سے میل جول رکھنے میں ایمان کی بربادی یقینی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان گمراہیوں سے مسلمانوں کو بچائے رکھے۔ (آمین)

اِمامت وخلافت

امامت دو قسم کی ہے۔ امامت صغریٰ (چھوٹی امامت) امامت کبریٰ (بڑی امامت)۔ امامت صغریٰ نماز کی امامت ہے اور امامت کبریٰ حضور ﷺ کا نائب اور آپ کا جانشین ہو کر مسلمانوں کے تمام دینی و دنیاوی کاموں میں شریعت کے مطابق تصرف عام رکھنا جو امامت کبریٰ کے منصب پر ہو اس کو امیر المومنین یا "خلیفۃ المسلمین" کہا جاتا ہے۔ یہ جب شریعت کے مطابق کوئی حکم دے تو تمام مسلمانوں پر اس کی اطاعت یعنی اس کا حکم مان کر اس پر عمل کرنا لازم اور فرض ہو جاتا ہے۔ ہاں اگر امیر المومنین کسی گناہ کا حکم دے تو پھر اس کے حکم پر عمل ہرگز نہیں کیا جائے گا۔ اسی امامت کبریٰ کو خلافت بھی کہتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی جانشینی اور آپ کا نائب ہونا۔ امیر المومنین کے لئے مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ، قادر، خاندان قریش سے ہونا شرط ہے۔ جس آدمی میں یہ ساری باتیں نہ پائی جاتی ہوں، وہ مسلمانوں کا امیر المومنین نہیں ہو سکتا۔ اور کسی آدمی میں ان شرطوں کا پایا جانا کافی نہیں ہے۔ بلکہ یہ بھی شرط ہے کہ اہل علم دانشور اور ذمہ دار باوقار لوگوں نے اس کی بیعت کر کے اس کو امیر المومنین بنایا ہو۔ یا اس کے پہلے کے امیر المومنین نے اس کو نامزد کر کے مقرر کر دیا ہو۔ اس وقت وہ امیر المومنین ہو جائے گا۔ اور تمام مسلمانوں پر اس کی بیعت و تابعداری اور فرمانبرداری فرض ہو جائے گی۔

عقیدہ 21۔ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد خلیفہ برحق اور جانشینِ پیغمبر حضرت ابو بکر

Marfat.com

صدیق۔ پھر حضرت عمر فاروق' پھر حضرت عثمان غنی' پھر حضرت مولیٰ علی پھر چھ مہینے کے لئے حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہوئے۔ ان حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں کہ ان حضرات نے حضور ﷺ کی صحیح جانشینی اور نائب رسول ہونے کا پورا پورا حق ادا کر دیا۔

عقیدہ 22۔ انبیاء اور رسولوں کے بعد تمام مخلوقات الٰہی انسان و جن اور فرشتوں سے افضل حضرت ابو بکر صدیق' پھر حضرت عمر فاروق اعظم' پھر حضرت عثمان غنی' پھر حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنھم ہیں۔ تو جو شخص حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت صدیق اکبر اور حضرت عمر فاروق اعظم سے افضل بتائے وہ گمراہ بد مذہب ہے۔

عقیدہ 23۔ خلفاء راشدین کے بعد باقی عشرہ مبشرہ (وہ دس صحابہ جن کو حضور ﷺ نے جنت کی بشارت دی) اور حضرت امام حسن و حضرت امام حسین و اصحاب بدر و اصحاب بیعۃ الرضوان کے لئے افضلیت ہے۔ اور یہ سب حضرات یقیناً جنتی ہیں۔

عقیدہ 24۔ کسی صحابی کی بے ادبی و توہین کرنے والا بد مذہب وہ گمراہ و جہنمی ہے۔ اور ایسا شخص رافضی ہے۔ اگرچہ وہ چاروں خلفاء کو مانتا ہو۔ اگرچہ وہ اپنے کو سنی کہتا ہو۔ مثلاً حضرت امیر معاویہ اور ان کے والد حضرت ابو سفیان اور ان کی والدہ حضرت ہندہ و حضرت عمرو بن العاص و حضرت ابو موسیٰ اشعری و حضرت وحشی وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم کسی بھی صحابہ کی شان میں سوء عقیدت رکھنے والا اور کسی صحابی سے بھی گستاخی کرنے والا۔ اگرچہ وہ اپنے آپ کو سنی کہتا ہو وہ یقیناً تبرائی رافضی ہے۔ اور اگر حضرت ابو بکر صدیق و حضرت عمر فاروق اعظم کی توہین کرتا ہو اور ان دونوں کی خلافت سے انکار کرتا ہو تو وہ فقہائے کرام کے نزدیک کافر ہے۔ (بہار شریعت حصہ اول)

عقیدہ 25۔ حضرت عائشہ صدیقہ و **حضرت خدیجۃ الکبریٰ** اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تمام ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن سب یقیناً جنتی ہیں۔ اسی طرح

Marfat.com

حضرت فاطمہ سیدہ اور حضور ﷺ کی دوسری سب صاحبزادیاں بھی یقیناً جنتی اور تمام صحابیات پر ان کو فضیلت ہے۔

عقیدہ 26۔ حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اعلیٰ درجہ شہدائے کرام سے ہیں۔ ان میں سے کسی کی شہادت کا منکر گمراہ و بد دین ہے۔

عقیدہ 27۔ یزید فاسق فاجر تھا۔ ہاں اس کو کافر کہنے اور اس پر لعنت کرنے میں علمائے اہل سنت کے تین قول ہیں۔ اور ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مسلک سکوت ہے۔ یعنی ہم اسے فاسق و فاجر کہنے کے سوا نہ کافر کہیں نہ مسلمان۔

عقیدہ 28۔ سب اہل بیت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے محبت و عقیدت رکھنا ہمارا ایمان ہے۔ جو ان بزرگوں سے بغض و عداوت رکھے وہ مردود ملعون خارجی ہے۔

ولایت کا بیان

سوال :۔ ''ولایت'' کیا ہے؟ اور ولی کس کو کہتے ہیں؟

جواب :۔ ولایت اللہ تعالیٰ کا ایک خاص قرب ہے جو وہ اپنے بعض مسلمان بندوں کو اپنے فضل و کرم سے عطا فرماتا ہے اور جس کو ولایت کا مرتبہ مل گیا اس کو ''ولی'' کہتے ہیں۔

سوال :۔ کیا کثرت سے عبادت کر کے کوئی ولایت کا مرتبہ حاصل کر سکتا ہے؟

جواب :۔ نہیں۔ ولایت وہبی چیز ہے۔ یعنی محض اللہ تعالیٰ کے فضل و عطاء سے ملتی ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ کوئی بہت زیادہ عبادت کر کے خود ولایت حاصل کر لے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ کبھی عبادت ولایت ملنے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ اور بعضوں کو شروع ہی سے ولایت مل جاتی ہے اور بعض لوگ ماں کے پیٹ ہی سے ولی ہو کر پیدا ہوتے ہیں۔

عقیدہ 29۔ ہر نبی کی امت میں اولیاء ہوئے مگر اس امت کے اولیاء سب سے افضل

Marfat.com

ہیں۔ اور اس امت کے اولیاء میں سب سے افضل حضرت ابو بکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

عقیدہ 30۔ کوئی ولی کتنے ہی بڑے رتبے کا ہو۔ کسی صحابی کے رتبہ کو نہیں پہنچ سکتا۔

عقیدہ 31۔ کسی بے علم جاہل کو ولایت نہیں ملتی۔ خواہ ولایت ملنے سے پہلے ظاہری طور پر علم حاصل کیا ہو۔ یا ولایت دینے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں پوشیدہ علم ڈال دے۔ بہر حال جب تک صاحب علم نہ ہو اس کو ولایت نہیں ملے گی۔

عقیدہ 32۔ اولیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے بہت بڑی طاقت دی ہے۔ ان میں جو صاحب خدمت ہیں۔ ان کو اللہ تعالیٰ کے اِذن و حکم سے عالم کے کاروبار میں تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو علم غیب بھی دیتا ہے۔ اور لوح محفوظ بھی دکھا دیتا ہے۔ مگر اولیا کو یہ سب کمالات حضور ﷺ کے واسطہ اور وسیلہ سے ملتے ہیں۔ بغیر حضور ﷺ کے واسطہ کے کوئی غیر نبی کسی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ 33۔ اولیاء کرام کی کرامت حق ہیں۔ جو اولیاء اللہ کی کرامت کا انکار کرے وہ گمراہ ہے۔

سوال :۔ کیا اولیاء کو دور سے پکار کر ان سے مدد مانگ سکتے ہیں؟

جواب :۔ اولیاء کرام کو دور و نزدیک سے پکارنا جائز ہے اور یہ سلف صالحین یعنی پرانے زمانے کے علماء اور اولیاء کا طریقہ ہے۔ اور اپنی مشکلوں میں اولیاء کرام سے مدد طلب کرنا یقیناً جائز ہے۔ اور اولیاء کرام اللہ تعالیٰ کے اذن و حکم سے مدد مانگنے والوں کی مدد کرتے ہیں۔ یہ قرآن و حدیث سے ثابت ہے جو اس کا منکر ہے وہ گمراہ بدمذہب ہے۔

مسئلہ :۔ اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری سعادت و باعث برکت ہے اور وہاں فاتحہ پڑھنا اور ان کی روحوں کو قرآن مجید پڑھ کر، شیرینی بانٹ کر، کھانا کھلا کر، روپیہ خیرات کر

Marfat.com

کے' نمازیں پڑھ کر ثواب پہنچانا جائز و مستحب و عظیم برکت والا کام ہے۔

مسئلہ :۔ "عُرس" یعنی بزرگوں کی وفات کے دن ایک مقررہ تاریخ پر ان کی قبروں کے پاس جمع ہو کر قرآن خوانی' فاتحہ' اور وعظ و میلاد شریف پڑھنااور ثواب پہنچانا جائز اور نہایت عظیم برکت کی چیز ہے۔ مگر عرسوں میں عورتوں کا بلا پردہ مردوں کے ساتھ خلط ملط ہونا اور ناچ گانا' اور باجا بجانا' قبروں کا طواف کرنا۔ یہ سب ناجائز اور حرام' اور جاہلوں کا طریقہ ہے۔ اہلِ سُنّت و جماعت کا کوئی عالم ان کو جائز نہیں کہتا۔

مسئلہ :۔ مسلمانوں کو عموماً اولیاء کرام سے نیاز مندی اور مشائخ کے ساتھ ایک خاص عقیدت ہوتی ہے۔ اس لئے فلاح دارین کے لئے عالموں اور پیروں سے مرید ہوتے ہیں۔ مرید ہونا بھی جائز اور بڑی برکتوں کی چیز ہے۔ مگر ضروری ہے کہ جب مرید ہونا ہو تو خوب اچھی طرح پیر کے بارے میں تفتیش اور چھان بین کرلیں۔ کیونکہ اگر پیر بدمذہب ہوا تو دین و ایمان بھی برباد ہو جائے گا۔

سوال :۔ کیا پیر کے لئے کچھ شرطیں بھی ہیں؟

جواب :۔ ہاں پیر میں چار شرطوں کا ہونا لازمی ہے۔ اور مرید ہونے سے پہلے ان چاروں شرطوں کا لحاظ فرض ہے۔

اوّل :۔ سُنّی صحیحُ العقیدہ ہو۔ فرائض کا پابند اور کبیرہ گناہوں سے بچتا ہو اور صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرتا ہو۔

دوم :۔ اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔

سوم :۔ فاسق معلن نہ ہو۔ لہٰذا بے نمازی' گانجہ[1] چرس پینے والے' داڑھی منڈوانے

---

[1] بھنگ کی قسم ہے۔

Marfat.com

والے یا شریعت کے حکم سے چھوٹی داڑھی رکھنے والے جاہل باباؤں سے مرید ہونا حرام وگناہ ہے۔

چہارم :۔ اس کا سلسلہ حضور نبی ﷺ تک متصل ہو۔ درمیان شجرہ میں اگر کوئی بدمذہب یا بغیر اجازت وخلافت والا ہو تو یہ سلسلہ کٹا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں بیعت درست نہیں۔

مسئلہ :۔ مجلس میلاد شریف اور سلام و قیام اور مجالس محرم وگیارھویں شریف ورجبی شریف و حلقہ ذکر وختم خواجگان۔ و مجالس نعت خوانی سب جائز اور درست اور نہایت عظیم برکت و سعادت کی چیزیں ہیں۔ جو ان مجالس سے منع کرے یا ان کو حرام بتائے وہ گمراہ بدمذہب ہے۔

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com